جلد ۴ نمبر ۹

یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف وینہون عن المنکر

ایڈیٹر

صاحبزادہ حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب

قیمت سالانہ عوام سے (عام) دو روپیہ اور طلباء سے صرف ایک روپیہ آٹھ آنہ

رسالہ تشحیذ الاذہان

قادیان

بابت ماہ رمضان المبارک ۱۳۲۷ھ | فہرست مضامین | مطابق ماہ ستمبر ۱۹۰۹ء

مضمون	صفحہ	
ماہ رمضان المبارک	۳۲۵ – ۳۳۲	ایڈیٹر
کیا جناب مسیح موعود علیہ السلام کسی علم کے زور سے لوگوں کو مرید کرتے ہیں	۳۳۳ – ۳۴۶	محمد حسین از چھاونی لاہور
ہر فرعونے را موسیٰ	۳۴۷ – ۳۵۱	محمد شاہ نواز
رد فرقہ چکڑالوی	۳۵۲ – ۳۵۴	محب الرحمٰن حاجی پور

باہتمام حافظ عبدالرحیم صاحب مینیجر ۱۴ ماہ رمضان المبارک ۱۳۲۷ ہجری کو قادیان دار الامان سے شائع ہوا

شکریہ معاونین

ایک چھٹی کے ذریعہ میں نے اپنے بعض دوستوں کو دارالکتب احمدیہ کی مالی حالت کی طرف توجہ دلائی تھی۔ ان میں سے بہت سے دوستوں نے دارالکتب کیلئے روپیہ بھیجکر مدد کی ہے جیسا کہ آپ مندرجہ ذیل فہرست سے معلوم ہو سکتا ہے میں ان احباب کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کو دینی کام میں حصہ لینے کی زیادہ توفیق دے۔ آمین۔

مرزا محمود احمد۔

فہرست معاونین معہ رقم چندہ حسب ذیل ہے

(۱) میاں محمد حسین خان صاحب ۵ع

(۲) منشی محمود وزیر خان صاحب موتی ہاری ۵ع

(۳) منشی نظام الدین صاحب کورٹ انسپکٹر صمہ

(۴) شیخ غلام حیدر صاحب انسپکٹر پولیس۔ صمہ

(۵) منشی ابو الحمید صاحب رجسٹرار حیدر آباد دکن صمہ

(۶) ڈاکٹر یعقوب خان صاحب وٹرنری اسسٹنٹ صمہ

(۷) منشی محمد عجب خان صاحب تحصیلدار صمہ

(۸) جماعت پشاور صمہ

(۹) سید امیر علیشاہ صاحب صمہ

(۱۰) میاں دولت خان صاحب صمہ

(۱۱) میر حامد شاہ صاحب صمہ

(۱۲) منشی برکت علی صاحب صمہ

(۱۳) شیخ منظفر الدین صاحب انسپکٹر پولیس صمہ

(۱۴) منشی محمد خان صاحب ذیلدار سے

(۱۵) سیٹھ اسمٰعیل آدم جی صاحب بمبئی ۱۲ع

(۱۶) منشی عنایت اللہ خان صاحب انسپکٹر پولیس ۱۲ع

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

ماہِ رمضان

ماہِ رمضان کیا بلحاظ اِس کے کہ خدا تعالیٰ نے اِسے دوسرے مہینوں سے زیادہ معزز کیا ہے۔ کیا بلحاظ اس کے کہ اِس میں دعاؤں کا زیادہ موقعہ ملتا ہے کیا بلحاظ اس کے کہ اِس میں ہر ایک مسلمانوں کو ایک مجاہدہ کرنا پڑتا ہے کیا بلحاظ اِس کے گئے گزرے کمزور انسان کو بھی اِس کی بدولت شب بیداری سے کچھ نہ کچھ حصہ مل رہتا ہے کیا بلحاظ اس کے کہ اِس میں بہ حکم اللہ جلشانہٗ کچھ نہ کچھ سخاوت کرنی ہی پڑتی ہے اور کیا بلحاظ اِس کے کہ اس ماہ میں دعائیں زیادہ قبول ہوتی ہیں اور اللہ کی رحمتیں کثرت سے نازل ہوتی ہیں۔ ایک مبارک اور نہایت ہی مبارک مہینہ ہے۔ پس مبارک ہے وہ جو اس مہینہ سے فائدہ اُٹھائے اور جب اس مبارک مہینہ کو رخصت کرے تو اس میں ایک خاص تبدیلی پیدا ہو چکی ہو۔ کیا خدا تعالےٰ کو کسی کو بھوکا رکھنے میں کچھ فائدہ ہے۔ کیا اگر ہم سارا دن بھوکے رہیں اور کھانے پینے سے پرہیز کریں تو خدا تعالےٰ کی بادشاہی میں ترقی ہو جاتی ہے۔ نہیں ہرگز نہیں اس کی طاقت نہ کم ہوتی ہے نہ زیادہ کیونکہ ہمارا خدا وہ خدا ہے جو ہر ایک نقص سے پاک ہے اُس کی طاقت کو کوئی زوال نہیں کیونکہ وہ ازلی ابدی ہے اور اس کی طاقت میں کوئی ترقی نہیں کیونکہ اس سے اوپر اور کوئی چیز نہیں

پس یاد رکھو کہ ہمارے روزہ رکھنے سے خدا تعالےٰ کو کوئی فائدہ نہیں پس وہ بات جس کے لیے روزہ فرض کیا گیا ہے ہماری اپنی پاکیزگی ہے - خدا تعالےٰ نے چونکہ رحیم ہے اس لیے اُس نے اپنے بندون کو پاک کرنے ۔ ۔ ۔ ۔ اور گناہوں سے بچانے کے لیے کچھ علاج مقرر فرمائے ہیں جن میں سے ایک روزہ بھی ہے ایک امیر اپنے فاقہ کش بھائی کی مصیبت کو کس طرح سمجھ سکتا ہے مگر روزہ سے کیونکہ روزہ ۔ ۔ ۔ اس کو بھوک اور پیاس کی تکلیف کا دکھ بتائیگا - ایک متکبر کس طرح اپنی بے بسی پر واقف ہو سکتا ہے مگر روزہ سے کیونکہ روزہ رکھنے سے اُسے معلوم ہوگا - کہ وہ زندگی کے ہر ایک لمحہ اسمیں مختلف چیزون کا محتاج ہے - جیسے روزہ کے وقت بھوک اور پیاس اس کو ستاتی ہیں ایسا ہی اس کے غریب ہمسایہ کو کہ اِس میں اور اُس میں کچھ فرق نہیں ہے روزہ کی بدولت انسان نفسانی خواہشات سے محفوظ رہتا ہے اور ترش کلامی سے بچا رہتا ہے روزہ کی بدولت انسان میں سخاوت کا مادہ پیدا ہوتا ہے روزہ کی بدولت انسان میں ہمت و استقلال کا مادہ پیدا ہو جاتا ہے روزہ کی بدولت انسان کو اپنے نفس پر قابو حاصل ہوتا ہے غرض اگر انسان سچے دل سے اور روزہ کی تمام شرائط کو پورا کرتے ہوئے روزہ رکھے تو رمضان کا مہینہ اس کی عمر کے تمام سالون کو گناہون سے پاک کر دیتا ہے پس اس وقت میری اس مضمون سے یہ غرض ہے کہ میرے دوست و احباب اس مہینہ کو ضایع نہ ہونے دین - جہان تک ہو سکے اِس سے فائدہ اُٹھائیں - سحری کے وقت اُٹھنا پڑتا ہی ہے اگر اس وقت خلوص دل سے دعائیں کرین تو ضرور ہے کہ خدا تعالےٰ انپر خاص طور سے رحم کرے اور ان کے دکھون اور تکلیفون کو دور کرے کیا ہم کو اس دنیا میں ہمیشہ رہنا ہے یا کیا ہمارے مرنے کے بعد ہمارے اعمال کا کوئی محاسبہ نہیں ہونا - پس جبکہ نہ تو ہم اس دنیائے فانی میں ہمیشہ رہینگے

اور نہ ہمارے اعمال بھلائے جائینگے تو کیا ہمارے لیے موقعہ نہیں کہ اس دنیا کو آخرت کی کھیتی سمجھ کر جو وقت اور موقعہ ملے اُسے غنیمت سمجھیں۔ پس اے میرے دوستو جو اس مضمون کو پڑھتے ہو خود دعاؤں میں لگ جاؤ اور اپنے دوستوں کو یہ مضمون سنا کر انہیں تحریک کرو کہ وہ بھی اپنے وقتوں کا نیک استعمال کریں کیا تم سمجھتے ہو کہ مسیح پر ایمان لانے سے تم خدا کے عذابوں سے بچ گیے۔ نہیں میں سچ سچ کہتا ہوں کہ تم اور بھی پھنس گئے ہو۔ کیونکہ پہلے تو تم ناواقفی کے حیلہ سے بچ سکتے تھے مگر اب خدا کی حجت تم پر قایم ہو چکی ہے اور تم خدا کے حضور میں مجرم قرار دیئے جا چکے ہو پس اگر آلہی عذاب سے بچنا چاہتے ہو تو دنیا کے لیے دین سے غافل مت ہو۔ اور گناہوں میں مت پھنسو کیونکہ گناہ انسانی دلکو زنگ آلودہ کر دیتے ہیں اور جس کے دل پر زنگ لگ جائے وہ ہدایت سے دور ہو جاتا ہے۔ تم اپنے اعمال کو اس طرح درست کرو کہ لوگوں کو تمہاری وجہ سے ٹھوکر نہ لگے ایسا نہ ہو کہ لوگ قیامت کے دن خدا تعالے کے حضور عذر پیش کریں کہ وہ جماعت جو تو نے قایم کی تھی اس کے اعمال ایسے گندے تھے کہ ہمیں اس میں داخل ہونے سے نفرت پیدا ہوتی تھی۔ اور ہمیں تیرا چہرہ اُن میں نظر نہ آتا تھا۔ کیونکہ وہ گناہوں میں گرفتار تھے۔ اور شیطان اُن کے دلوں میں حکومت کرتا تھا۔ پس خدا کے عذاب سے ڈرو کہیں ایسا نہ ہو کہ فرشتے تمہارا نام اُن لوگوں میں لکھدیں۔ جو دنیا کی گمراہی کا باعث ہوئے۔ دعاؤں میں لگے رہو۔ کیونکہ دل سے نکلی ہوئی دعائیں ضایع نہیں جاتیں۔ خدا تعالے کا وعدہ ہے کہ وہ مضطر کی دعاؤں کو سنیگا۔ اور خدا اپنے وعدوں کا جھوٹا نہیں پس اپنے دلوں میں ایک اضطرار پیدا کرو جو عرش کو ہلا دے اور تمہارے دل خدا کی محبت سے پُر ہو جائیں۔ کیونکہ محبت سے بھرے ہوئے دل خدا تعالے کے خزانہ ہوتے ہیں اور کون ہے جو اپنے خزانہ کو تباہ کریگا۔ پس اگر چاہتے ہو۔ کہ آنیوالے عذابوں

سے محفوظ رہو تو اپنے دلون کو پاک کرو اور خدا کی محبت میں سرشار ہو جاؤ۔ قبل اس کے کہ خدا کی طرف سے تم پر موت وارد ہو تم اپنے نفسوں کو مارو کیونکہ خدا کسی انسان پر دو موتین وارد نہیں کرتا۔ دیکھو زمانہ نازک ہے وحدت پیدا کرو کیونکہ جو بھیڑ اکیلی ہوتی ہے اُسے بھیڑیا لیجاتا ہے اگر تمہارے دلون میں پھوٹ ہوگی اور تم روحانی طور سے اکیلے ہو جاؤ گے تو یاد رکھو کہ شیطان تمہارے دلون کو اچک لیجائیگا۔ اور روحانی طور سے تم ہلاک ہو جاؤ گے۔ میرے دلون میں تمہاری سے ایک درد ہے اور بڑا درد ہے جس کا خدا کے سوا اور کوئی عالم نہیں اور اس سے میں مجبور ہون کہ تمہیں تمہاری بھلائی کی طرف بلاؤں۔ اور نیکی کے طریق تم پر ظاہر کرون اور اس خیر خواہی کے جوش کو اسبات نے اور بھی دوبالا کر دیا کہ میں رسالہ تشحیذ الاذہان کے لیے اپنی میز میں سے ایک مضمون تلاش کر رہا تھا کہ مجھے ایک کاغذ ملا جو میری ایک دعا تھی جو میں نے پچھلے رمضان میں کی تھی مجھے اس دعا کے پڑھنے سے زور سے تحریک ہوئی کہ اپنے احباب کو بھی اس طرف متوجہ کرون نہ معلوم کس کی دعا سنی جائے۔ اور خدا کا فضل کسوقت ہماری جماعت پر ایک خاص رنگ میں نازل ہو۔ میں اپنا دردِ دل ظاہر کرنے کے لیے اس دعا کو یہان نقل بھی کر دیتا ہون کہ شاید کسی سعید الفطرت کے دل میں جوش پیدا ہو اور وہ اپنے رب کے حضور میں اپنے لیے اور جماعت احمدیہ کے لیے دعاؤں میں لگ جائے۔ جو کہ میری اصل غرض ہے۔ وہ دعا یہ ہے۔

اے میرے مالک میرے قادر خدا میرے پیارے میرے مولٰے میرے رہنما۔ اے خالقِ ارض وسما۔ اے متصرف آب وہوا۔ اے وہ خدا جس نے آدم سے لیکر حضرت عیسےٰ تک لاکھون ہادیون اور کروڑون رہنماؤن کو دنیا کی ہدایت کے لیے بھیجا۔ اے وہ علی وکبیر جس نے آنحضرت جیسا عظیم الشان

رسول مبعوث کیا اے وہ رحمان جس نے مسیح سا رہنما آنحضرت کے غلاموں میں پیدا کیا۔ اے نور کے پیدا کرنے والے اے ظلمات کے مٹانے والے۔ تیرے حضور میں ہاں صرف تیرے ہی حضور میں مجھ سا ذلیل بندہ جھکتا اور عاجزی کرتا ہے کہ میری صدا سن اور قبول کر کیونکہ تیرے ہی وعدوں نے مجھے جرأت دلائی ہے کہ میں تیرے آگے کچھ عرض کرنے کی جرأت کروں میں کچھ نہ تھا تو نے مجھے بنایا میں عدم میں تھا تو مجھے وجود میں لایا میری پرورش کے لیے اربعہ عناصر بنائے اور میری خبرگیری کے لیے انسان کو پیدا کیا جب میں اپنی ضروریات کو بیان تک نہ کر سکتا تھا۔ تو مجھپر وہ انسان مقرر کیئے جو میری فکر خود کرتے تھے۔ پھر مجھے ترقی دی اور میرے رزق کو وسیع کیا۔ اے میری جان ہاں اے میری جان تو نے آدم کو میرا باپ بننیکا حکم دیا اور حوا کو میری ماں مقرر کیا۔ اور اپنے غلاموں میں سے ایک غلام کو جو تیرے حضور میں عزت سے دیکھا جاتا تھا اس لیے مقرر کیا۔ کہ وہ مجھ سے سمجھ اور نادان اور کم فہم انسان کے لیے تیرے دربار میں سفارش کرے اور تیرے رحم کو میرے لیے حاصل کرے میں گنہگار تھا تو نے ستاری سے کام لیا میں خطاکار تھا تو نے غفاری سے کام لیا۔ ہر ایک تکلیف اور دکھ میں میرا ساتھ دیا جب کبھی مجھ پر مصیبت پڑی تو نے میری مدد کی اور جب کبھی میں گمراہ ہونے لگا۔ تو نے میرا ہاتھ پکڑ لیا۔ باوجود میری شرارتوں کے تو نے چشم پوشی کی۔ اور باوجود میرے دُور جانے کے تو میرے قریب ہوا۔ میں تیرے نام سے غافل تھا۔ مگر تو نے مجھے یاد رکھا۔ ان موقعوں پر جہاں والدین اور عزیز و اقربا اور دوست و غمگسار مدد سے قاصر ہوتے ہیں تو نے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھایا اور میری مدد کی۔ میں غمگین ہوا۔ تو تو نے مجھے خوش کیا میں افسردہ دل ہوا تو تو نے مجھے شگفتہ کیا۔ میں رویا تو تو نے مجھے ہنسایا کوئی ہوگا جو فراق میں تڑپتا ہو

مجھے تو تونے خود ہی چہرہ دکھایا۔ تو نے مجھ سے وعدہ کئے اور پورے کئے اور کبھی نہیں ہوا کہ تجھ سے اپنے اقراروں کے پورا کرنے میں کوتاہی ہوئی ہے۔ میں نے ہی تجھ سے دعدے کئے اور توڑے مگر تو نے اس کا کچھ خیال نہیں کیا میں نہیں سمجھتا کہ مجھ سا گنہگار کوئی اور بھی ہوا اور میں نہیں جانتا کہ مجھ سے زیادہ مہربان تو کسی اور گنہگار پر بھی ہو۔ تیرے جیسا شفیق وہم وگمان میں بھی نہیں آسکتا جب میں تیرے حضور میں گڑگڑایا اور زاری کی تو نے میری آواز سنی اور قبول کی میں نہیں جانتا کہ تو نے کبھی میری اضطرار کی دعا رد کی ہو پس اے میرے خدا میں نہایت درد دل سے اور سچی تڑپ کے ساتھ تیرے حضور میں گرتا اور سجدہ کرتا ہوں۔ اور عرض کرتا ہوں کہ میری دعا کو سن اور میری پکار کو پہنچ اے میرے قدوس خدا میری قوم ہلاک ہو رہی ہے۔ اُسے ہلاکت سے بچا۔ اگروہ احمدی کہلاتے ہیں۔ تو مجھے ان سے کیا تعلق جب تک ان کے دل اور سینے صاف نہ ہوں اور وہ تیری محبت میں سرشار نہ ہوں۔ مجھے ان سے کیا غرض۔ سوائے میرے رب اپنی صفات رحمانیت اور رحیمیت کو جوش میں لا۔ اور ان کو پاک کردے صحابہ کا سا جوش وخروش اُن میں پیدا ہو۔ اور وہ تیرے دین کے لیے بیقرار ہو جائیں اُن کے اعمال اُن کے اقوال سے زیادہ عمدہ اور صاف ہوں۔ وہ تیرے پیارے چہرہ پر قربان ہوں اور نبی کریم پر فدا تیرے مسیح کی دعائیں اُن کے حق میں قبول ہوں۔ اور اس کی پاک اور سچی تعلیم ان کے دلوں میں گھر کر جائے۔ اے میرے خدا میری قوم کو تمام ابتلاؤں اور دکھوں سے بچا۔ اور ہر قسم کی مصیبتوں سے انہیں محفوظ رکھ۔ ان میں بڑے بڑے بزرگ پیدا کر۔ یہ ایک قوم ہو جائے جو تو نے پسند کرلی ہو اور یہ ایک گروہ ہو جس کو تو.... اپنے لیے مخصوص کرے۔ شیطان کے تسلط سے محفوظ

رہیں اور ہمیشہ ملائکہ کا نزول ان پر ہوتا رہے - اس قوم کو دین و دنیا میں مبارک کر مبارک کر آمین ثم آمین - یا رب العالمین اس کے بعد میں اپنے لیے اپنے بھائیوں کے لیے اپنی والدہ کے لیے اپنی ہمشیروں کے لیے اپنے دوستوں کے لیے اور ان لوگوں کے لیے جن کے نام نیچے لکھنا ہون دعا کرتا ہون اور نہایت عاجزی سے دعا کرتا ہون کہ ہم کو دین دنیا میں مبارک کر نیک کر - پاک کر - اپنے لیے جن سے ہدایت کا پھیلانیوالا بنا - اسلام کا خادم بنا - اور صحت و پاک عمر عطا فرما - ہم اسلام پر مرین اور تو ہماری وفات کے وقت ہمپر خوش ہو اور ہماری عمر تیری ناراضگی سے پاک ہو - پھر میں خاص طور سے خلیفہ وقت کے لیے دعا کرتا ہون کہ اے میرے رب اُن کے علم و فضل میں ترقی دے ان کو اپنے کام میں کامیاب کر - اور ہم کے دکھون سے بچا - اُن کی تدابیر میں برکت ڈال - اور اُن راہون پر چلا جو اسلام کی ہوں -

چودھری فتح محمد صاحب[ع۱] - سید ولی اللہ شاہ صاحب - چودھری ضیاء الدین صاحب - عبدالرحمن - غلام حسین - قاضی محمد عالم صاحب - عبدالمجید خان صاحب ماسٹر محمد شریف صاحب - شیخ عبدالرحیم صاحب - شیخ عبدالرحمن صاحب - شادی خان صاحب - میان دین محمد صاحب - میرزا یوسف علیصاحب - عبدالرحمن کاغانی صاحب میان محمد یوسف - میان عبدالغنی - ماسٹر عبدالعزیز صاحب - شیخ رحمت اللہ صاحب خواجہ کمال الدین صاحب - ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب - ڈاکٹر محمد حسین صاحب سید شیر شاہ صاحب - سید محمد علیشاہ صاحب - ماسٹر شیر علیصاحب - مولوی فضل الدین صاحب - قاضی ظہور الدین اکمل صاحب - خواجہ عبدالرحمن صاحب میان مظہر حق + اکبر شاہ خان نجیب آبادی - میان مظہر قیوم صاحب عبدالرحیم صاحب

ع۱ یہ نام اُن لوگون کے ہیں کہ یا تو انہون نے مجھے اس وقت خاص طور سے

دعا کے لیے کہا یا مجھ سے خاص طور سے محبت رکھتے ہیں۔ اور تھے۔

میری اس دعا کو اس جگہ نقل کرنے سے یہ غرض ہے کہ شاید کوئی نیک روح فائدہ اُٹھائے اور اس مبارک مہینہ میں خاص طور سے جماعت احمدیہ اور اسلام کی ترقی کے لیے دعاؤں میں لگ جائے۔ میں آخر میں پھر اپنے احباب پر زور دیتا ہوں کہ اس وقت کو ضائع مت کرو۔ رات کو خدا کے حضور چلّاؤ۔ اور دن کو صدقہ کرو۔ یہ ایک ایسی سچی تدبیر ہے کہ اگر تم میں سے ایک جماعت سچے دل سے ایسا کرنے والی نکل آئے تو خدا اپنے پاک کلام میں کامیابی کا وعدہ دیتا ہے۔ پس کون بدبخت ہے جسکو خدا کے وعدوں پر اعتبار نہ ہو خدا کرے کہ ہم لوگوں میں وحدت پیدا ہو اور ہم کو نیک اعمال اور دعاؤں کی توفیق ملے۔ اور ظلمت کے دن دور ہو کر اسلام کا نورانی چہرہ پھر دنیا پر ظاہر ہو۔ آمین یا رب العلمین

خاکسار

مرزا محمود احمد

کیا جناب مسیح موعود علیہ السلام سفلی علم کے زور سے لوگون کو مُرید کرتے ہیں؟

انسانی ہستی کا بھی عجب حال ہے۔ یہ کبھی اور کسی صورت میں بھی دوسرون پر بے جا نکتہ چینی کرنے سے باز نہیں آتی۔ جس قدر انبیاء گذرے ہیں ان کے ساتھ خصوصیت سے اِن کو کچھ ایسی کد اور عناد رہا ہے کہ جان بوجھ کر ان کو ستایا اور دل کھولکر ستایا دُکھ دئے تکلیفین دین اُن کی غریب جماعت پر طرح طرح کے ظلم کئے ستم کئے شرارتین کیں اور انبیاء علیہم السلام کے طرح طرح کے نام رکھے۔ کبھی تو ان کو دوکاندار بنایا کبھی مفتری علی اللہ۔ کبھی کذاب مکار کبھی ساحر و جادوگر۔ غرضکہ جو کچھ بھی بن آیا کیا اور ان کامون کے کرنے سے باز نہ آئے یہان تک کہ غضب خداوندی نے ان کا خانہ خراب کر دیا ان کو بھسم کر دیا۔ وہ ایسے مٹے کہ گویا کبھی ہی نہ ہوئے تھے۔ بُرے کامون کا نتیجہ تو بُرا ہوتا ہے مگر آئندہ کے لیے کم ازکم یہ نظارے یاد کر باعثِ عبرت ہیں اور ضرور ہیں مگر کس سے کہیں اور کس کے آگے بیان کرین یہان تو یہ حالت ہے کہ میرزا جی کے برخلاف جو کچھ بھی کہہ لو کر لو سب کچھ جائز اور موجب صواب ہے وہ کیون؟ اس لیے کہ میرزا جی کے پاس بجز اس کے اور کیا ہے کہ وہ کچھ تھوڑا سا سفلی علم جانتے ہیں اور اسی کی زور سے لوگون کو اپنے پھندے میں پھانستے ہیں عقل کے اندھے گانٹھ کے پورے میرزا جی کے پھندے میں پھنس جاتے ہیں دانا اور عقلمند ان سے کوسون دور رہتے ہیں اور ان کی طرف یا ان کے کتابون کی طرف التفات کرنا ہی گناہ عظیم یقین کرتے ہیں۔

پہلے تو ہم جب ان واقعات کو قرآن شریف میں پڑھا کرتے تھے جو انبیاءؑ کے منکرین ان سے کرتے رہتے ہیں اور کہتے رہتے ہیں نیز ان کتابون کے وہ بیانات جہان انبیاء اور اولیاء کے کوڑیون معجزے اور کرامتین ذکر کی گئی ہیں اور ساتھ اس کے یہ بھی پڑھا کرتے تھے کہ منکرون نے باوجود ایسے ایسے معجزے اور کرامتیں دیکھنے کے بھی خدا کے راستبازون کو نہیں مانا انہون نے ان معجزون کو دیکھکر کبھی تو ان کو جھوٹا کہنا کبھی مکار و فریبی اور کبھی ساحر شاعر اور جادوگر تو ہمارے بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے تھے اور دلپر عجیب ہی کیفیت طاری ہوتی تھی بلکہ سچ پوچھو تو بعض وقت ہم مبہوت ہو کر رہ جاتے تھے۔ عقل کام نہیں کرتی تھی و ماغ چکر کھا جاتا تھا۔ کیونکہ معجزون کی کثرت ہمارے ہوش پران کر دیتی ہے پر کیا کرین کوئی نمونہ سامنے نہ تھا اس لیئے خاموش ہو جاتے تھے۔ اور کوئی حرف زبان سے نہ نکالتے تھے۔ اور کر بھی کیا سکتے تھے کہہ بھی کیا سکتے تھے جبکہ ہمارا یہی اعتقاد تھا کہ راستبازون کا زمانہ تو گذر گیا ہے اور اب کوئی ایسا آدمی تو آویگا ہی نہیں کہ جس کے ذریعہ ان باتون کی تصدیق ہو سکے۔ گو یہ مانتے تھے کہ مسیح اور مہدی آوینگے لیکن مسیح کی نسبت تو یہ اعتقاد تھا کہ وہ آسمان پر سے ٹپ دیسے اوتر پڑینگے اور مہدی کے ساتھ ملکر جنگ و جدل پر کمر بستہ ہو جاوینگے اس لیئے ممکن نہیں کہ کوئی ان ہر دو صاحبان کا انکار کرے ان کو جادوگر بنائے ساحر شاعر کہے یعنی سفلی علم کے زور سے اپنے کام نکالنے والا ان کا نام رکھے گویا اس اعتقاد میں کسی ایسے وجود کی امید تو رکھنا ہی باطل ہے کہ کسی انبیاء کا نمونہ کسی وقت ملاحظہ میں آویگا۔ یا ان گذشتہ انبیاء کی تصدیق کا کوئی سبیل نظر آویگا۔ اس لیئے ہمارا ایسے ایسے معجزے کتابون میں پڑھکر اور ان کے انکار کرنے والون کا حال پڑھکر حیران ہو جانا کوئی بھی جائے تعجب نہ تھی۔

خدا کی شان ہے! جوئندہ یابندہ کیا ہی سچ جناب حضرت مسیح علیہ السلام کا قول باوجود محرف اور مبدل ہونے کے ان ہی انجیلون میں ملتا ہے کہ جو کھٹکھٹائیگا اس کے لیئے کھولا جاویگا۔ چونکہ ہمکو سچ اور جھوٹ کے نتھارنے کی تمنا تو ہے ہی اور یہ تو چاہتے ہی تھے۔ کہ کوئی ایسا نمونہ ہمارے سامنے آتا کہ جس کے ذریعہ ان تمام باتون کی اصل حقیقت معلوم ہوتی اور یہ راز سربستہ ہمارے لیئے کہل جاتا تو کیا اچھا ہوتا۔ ہم چھوٹی عمر مین جب کبھی مہدی اور مسیح کے آنے کا (جو ہر مسلمان بچہ کو گویا گھٹی مین اعتقاداً پلایا جاتا ہے) ذکر خیر سنتے تھے تو دل تو یہی کرتا تہا کہ بار خدایا ہم کو وہ پیارا چہرہ ضرور دکھلا دینا بلکہ اکثر دفعہ دعائین بہی مانگ لیا کرتے تھے لڑکپن کی امنگین عجیب ہوتی ہین خدا کی شان اور اس کے مہربان اور لُطف کی کیسی قدر کرین اور کس طرح شکریہ ادا کرین کہ اس نے آخر وہ ہمکو دکھلا بہی دیا۔ اور ملا بہی دیا اور اس کا گرویدہ بہی کر دیا اور یون وہ بچپن کی دعائین جوانی کی عمر مین آ آ کر قبول ہوئین مگر خدا کا یہ شکر ہے کہ ابہی عمر بہت لمبی نہ ہوئی تہی کہ ہمکو اس کے حلقہ بگوش ہونے کا فخر ملا اور یہ احسان ہمپر جناب ڈاکٹر حکیم شیخ نور محمد صاحب منشی عالم مالک کارخانہ ہمدم صحت لاہور کا ہے کہ جن کے ذریعہ ہم نے اس نور کو پایا کہ جو دنیا کو روشن کرنے کے لیئے اور گندے اور بوسیدہ عقاید کو دور کرنے کے لیئے خدا نے آسمان سے اوتارا ہے یہ وہی نور ہے کہ جو دنیا مین میرزا غلام احمد قادیانی نام رکھتا ہے۔ اور خدا کی طرف سے مسیح موعود۔ مہدی معہود۔ امام وقت۔ مجدد۔ مرسل یزدانی وغیرہ لقب رکھتا ہے جو انبیاء کی شکل و صورت اور سیرت مین بہیجا گیا ہے جس کے آنے سے عقدے وا ہوئے بات جو بتنگڑ بنایا گیا تہا اس کی کیفیت معلوم ہوئی۔ خواہ مخواہ مسیح اسرائیلی کو آسمان پر خدا کے داہنے ہاتھ پر بیٹھا

رکھا تھا اور اسی کے آنے کی امیدین باندہی جاتی تہین اور اس کا آنا ایسا ہیبت ناک طریقے پر پیش کیا جاتا تہا اور اس کو ایسا خونخوار اور مردم دَر بیان کیا جاتا ہے کہ خدا کی پناہ۔ الامان والحفیظ!

اس مسیح موعود نے آکر نہ صرف گندے اور بوسیدہ عقیدون کا ہی قلع قمع کیا بلکہ ہر ایک بات کی حقیقت سمجہائی کیا معنے کہ جو حقیقتاً درست تہی اس کا مطلب سمجہایا اور باقی ردّی باتون کو یا عقاید کو کوڑے کرکٹ کی طرح دور دفعان کر دیا اور یون جاء الحق وزہق الباطل ان الباطل کان زہوقا کا ایک عجیب سین دکہلایا سین کیا دکہلایا؟ بلکہ اصل پوچہو تو دنیا کے ایک کثیر حصہ کو تار دیا۔ باوجودیکہ قرآن شریف میں ایک جگہ لا اکراہ فی الدین ہے اور دوسری جگہ اُدع الی سبیل ربک بالحکمۃ الحسنۃ و جادلہم بالتی ھی احسن ہے مگر پہر بہی اس عقیدے کو باعث فخر گردانا و مانا گیا تہا اور مسیح اور مہدی بجبر مسلمان کرینگے ورنہ قتل کر دینگے جو مسلمان ہونے سے انکار کریگا۔ مگر اس مسیح نے آکر ہر ایک ایسی بات اور عقیدہ کو صاف کیا جس میں کہ اختلاف کیا جاتا تہا

ایمان کی بات تو یہی ہے خدا کو مُنہ دکہلانا ہے کہ اس نے جو بات کہی جو کام کیا صاف کیا مگر دنیاء کی عقل کے ساتہ ہماری عقل مقابلہ نہیں کر سکتی اور نہ ہم ایسے عقل کے اندہے ہو سکتے ہیں کہ بدیہات کو چہوڑ کر وہ بات تسلیم کر لین کہ جو "بد" اگر خراب ہو بری ہو کڑوی ہو اور بدذائقہ ہو۔ ہم نے علم اگرچہ تہوڑا بہت پڑہا ہے تو کہرا اور کہوٹا پرکہنے کے لیئے نہ یہ کہ کہرے کو کہوٹا اور کہوٹے کو کہرا کہنے کے لیئے مگر دنیا پرست مادّی دنیا کے کیڑے رات دن دنیا پرستی کے اخبارات پڑہنے میں مشغول رہنا اچہا سمجہتے ہیں مگر خدا کے پیارے

مسیح ؑ کے چھوٹے سے چھوٹے رسالے کو بھی زہر ہلاہل یقین کر کے اس سے ایسے دور بھاگتے ہیں کہ جیسے بندوق سے گولی یا کمان سے تیر۔ بات تو بالکل صاف ہے کوئی پیچ دار ہے نہیں عقل میں آجاتی ہے دماغ اس کی صداقت کو پرکھ سکتا ہے اور کھرے کھوٹے میں تمیز کرنا ... بھلے مانسوں کا تو شیوہ ہے ہی۔ پھر ایک راست باز کو ماننا۔ دوسرے کا انکار کرنا اس کی بات کو خطرے میں نہ لانا عقلمندی کا خاکہ اوڑانا نہیں تو اور کیا ہے؟ ہم نے تو جہاں تک غور کیا ہے عقل کا چراغ ہاتھ میں لیکر دیکھا ہے پچھلے انبیاء کی لایف و سیرت کے عموماً اور حضرت نبی کریم رؤف الرحیم صلعم کی لایف و سیرت کے خصوصاً اوراق کو الٹ کر مطالعہ کیا ہے تو ہم پر یہی کھلا ہے کہ میرزا جی کی پاکیزہ لایف و سیرت میں اور ان کی سیرت میں رائی کے دانہ کے برابر بھی فرق نہیں ہے اور یہ وہ بات ہے کہ اس کو معمولی نظر سے دیکھنا ایمانداری کی بیقدری کرنا اور بے ایمانی کی قدر و منزلت کرنا ہے۔ مگر آج کل کے لوگوں کی حالت عجیب طرح کی ہے۔ کہ میرزا جی کی کتابوں کو تو پڑہتے نہیں آپ کے پاک لائف کا مطالعہ کرتے نہیں آپ کی تعلیم پر نظر تعمق سے غور کرتے نہیں اور وہ بات کہہ اوٹھتے ہیں کہ جو نہ صرف چھوٹا منہ بڑی بات ہونی کی مصداق ہے بلکہ صریحاً ظلم اور حقیقتاً بے ایمانی پر دلیل ہے یہ بات تو کہدینی آسان ہے کہ میرزا جی کو سفلی علم آتا ہے اور اس کی ذریعہ لوگوں کو پھانستے ہیں مگر اس سفلی علم کے حال اور اثر کو تو کم سے کم ملاحظہ کرنا چاہیئے تھا کہ برخلاف دوسرے سفلی علموں کے یہ کیوں ایسا بلا کا اور غضب کا ہے کہ عقل کے پتلوں اور علم کے دریاؤں پر بھی اثر کرتا ہے آج تک تو یہی تجربہ رہا ہے کہ سفلی علم ہمیشہ کم عقلوں۔ بے شعوروں۔ کندہ ناتراشوں جاہل مطلقوں۔ دین سے بے بہروں پر اثر کرتا رہا ہے۔ مگر ان سب کے

برخلاف میرزاجی کے سفلی علم نے بڑی بڑے عالمون -مولویون -تاجرون -
امیرون -رئیسون -اور سمجھ دارون اور دین دارون پر بھی ہاتھ صاف کیا ہے
اوران کو ایسا لٹو کر دیا ہے کہ جان سے مال سے ہر ایک طرح سے حاضر
ہیں کسی طرح کا عذر نہیں کرتے کوئی حیلہ بہانہ نہیں کرتے اور نہ جان کی پرواہ
کہ وہ نہ جائے اور نہ عزت کی پرواہ ہے کہ وہ نہ جاتی رہے - یہ سفلی علم ہے تو
ضرور قابل غور اس کی پڑتال تو ضرور کرنی چاہیے - کیونکہ آج تک کا تجربہ
شاہد ہے کہ سفلی علم کا اثر کثرت جہلا پر پڑا کرتا ہے چنانچہ غور سے دیکھہ لو
اور فرزانگی کی عینک نہیں بلکہ دوربین لگاکر دیکھہ لو کہ ایسے علمون کے قائل
معقول ایسے ہی لوگ رہا کرتے ہیں کہ جو دیوی دیوتاؤن -قبرون -تعزیون
قندیلون کے پجاری ہون -خدا کے بچے اور بچیان ماننے والے ہون اور
بالآخر خدا کو (نعوذ باللہ) ایک کنواری کے شکم سے پیدا ہونے اور پھر ساری
جہان کے گناہون کے بوجھ کا گٹھر اپنے گردن پر لادکر صلیب پر مرجانے کے
قایل ہون جیسے کہ انجیلون میں یسوع کا سب سے بڑا معجزہ یہی ذکر کیا گیا ہے
کہ وہ دیو نکالا کرتا تھا جسکو عیسائی لوگ بڑے فخر سے بیان کیا کرتے ہیں -
چنانچہ ایک دفعہ شالامار باغ کو جاتے ہوئے راستے میں ہمکو ایک صاحب
مل گئے جنکا نام ،،مسٹر گرین،، تھا جو ریلوے میں ملازم تھے جب باغ مذکور میں پہونچے
چونکہ وہاں میلہ کا دن تھا ہر ایک قسم کے آدمی موجود تھے ایک جگہ پر ڈھولکی بج
رہی تھی اور گانا ہو رہا تھا اور چند ایک مسٹنڈے اسپر مست ہو کر جھوم رہے تھے
صاحب موصوف دیکھکر سخت متعجب ہوئے اور مجھ سے کہنے لگے کہ جانتے ہو
یہ کیا وجہ ہے کہ یہ لوگ ایسا کر رہے ہیں ؟ میں نے کہا کہ میرے نزدیک تو یہ
بنے ہوئے ہیں اور صرف دکھلاوے کے لیئے یہ بات ہے کیونکہ ان کی

صورتوں شکلوں سے ہی ظاہر ہوتا ہے کہ یہ نہ تو سخن شناس ہیں اور نہ سخن فہم ہیں بلکہ جاہل مطلق کندہ ناتراش ہیں جو غزلیں قوال گا رہے ہیں ان کا نہ تو یہ مطلب سمجھتے ہیں اور نہ ان کے معانی سے یہ آگاہ ہیں۔ مگر صاحب موصوف نے ہمارے اس معقول بات کو تسلیم نہیں کیا اور صاف کہا کہ یہ بات نہیں ہے بلکہ انہیں دیوؤں کا اثر ہے ہمارا خیال اسی وقت انجیل کیطرف پلٹ گیا اور ہم نے یقین کر لیا کہ باوجودیکہ یہ مغربی فلسفہ کا واقف ہے مگر پھر بھی انجیلی تعلیم نے اس پر ایسا اثر کیا ہے کہ دیوؤں کا خیال اس کے دل سے دور نہیں ہوا ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ عیسائیوں کی عقل ایسی کند ہو گئی ہے کہ وہ کسی حق کی بات کو سمجھ نہیں سکتے باوجودیکہ دنیوی علوم میں بڑی پایہ گاہ رکھتے ہیں کلیں ایجاد کرتے ہیں عجیب عجیب ایجادوں کے موجب ہیں مگر دینی معاملہ میں وہی مرغ کی ایک ٹانگ والا معاملہ ہے چنانچہ ابھی چند روز ہوئے کہ ایک ڈاکٹر صاحب سے جو پادری بھی ہیں جو اپنے آپ کو اصل باشندہ قسطنطنیہ کا ظاہر کرتے تھے ہم سے ملاقات ہوئے اور یہ موقعہ ان کی کوٹھی پر ملاقات کا تھا جو موچی دروازے کے پاس ہے ہم نے پادری صاحب سے کہا کہ ہمارے سمجھ میں نہیں آتا کہ خدا کس طرح ایک عورت کے پیٹ میں داخل ہو کر انسانی جون یعنی دنیا میں پیدا ہوا تو اس کا پادری صاحب نے یہی جواب دیا کہ میں ایسی بات نہیں سمجھا سکتا۔ کیونکہ خدا غیر محدود ہے اور ہم محدود اس پر ہم نے کہا کہ اسی لئے تو یہ سوال پیدا ہوا ہے کہ جب انسانی ہستی محدود ہے اور خدا تعالےٰ غیر محدود ہے تو وہ کیسے ایک عورت کے رحم میں سما گیا پادری صاحب اس پر بڑے سٹ پٹائے اور کہنے لگے کہ میں خدا کی نسبت کچھ نہیں بیان کر سکتا۔ اور نہ یہ جرأت رکھتا ہوں کہ یوں کہوں کہ خدا نے ایسا کیوں کیا خدا کی نسبت جو بات ہے وہ عقل سے بالاتر ہے اس لئے الوہیت کے متعلق

کوئی سوال ہم سے نہ کرو ہم نے کہا اچھا یہ تو سمجھادو کہ مسیح کی نسبت ہم کیا ایمان رکھیں پادری صاحب نے کہ یہ ایمان رکھنا چاہیے کہ وہ خداوند خدا جو ازلی ابدی ہے جو رحیم کل ہے اور ہر ایک گناہ کا بدلا لیا کرتا ہے اور بغیر بدلے کے نہیں بخشتا وہی مسیح کی شکل میں دنیا میں ظاہر ہوا تا کہ دنیا کو گناہوں سے نجات دیوے چنانچہ اس نے مصلوب ہو کر دنیا کے گناہوں کو اس طرح بخش دیا۔ ہم نے کہا کہ یہ تو فرمائے کہ جو شخص پہلے ہی یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ خدا نے کرشن یا رام چندر کا اوتار لیا اور اسطرح وہ کرشن یا رام چندر کو خدا مانتا ہے تو اس کے لیے کیا ضرورت ہے کہ کسی اور خدا کو مانے۔ پادری صاحب اسپر بہت ہی جھنجھلائے اور کہنے لگے کہ تم نہیں جانتے کہ کرشن چھوکریوں کو بغل میں رکھتا تھا اور نہانے والی عورتوں کے کپڑے اٹھا کر درختوں پر چڑھ جاتا تھا۔ پس جب وہ گناہ گار تھا تو وہ کیسے خدا ہو سکتا ہے ہم نے کہا کہ یہودی مسیح کے جسقدر عیب بیان کرتے ہیں وہ کرشن کے عیبوں سے بہت زیادہ ہیں اول تو مخالف معاند کی بات جو مخالفانہ رنگ میں ہو قابل اعتبار کم ہوا کرتی ہے اس لیئے ممکن ہے کہ کرشن جی مہاراج کے مخالفوں نے کرشن جی کے عیب ایسے بیان کئے ہوں اور وہ مطلق ایسے عیوب سے پاک ہوں دویم یہ کہ اگر مطلق عیبوں کو ہی گن کر گناہ گار بنادیا کرتے ہو۔ تو مسیح کے عیب اس قدر یہودی بیان کرتے ہیں کہ توبہ ہی بھلی پادری صاحب بولے کہ مسیح کا کوئی عیب کسی نے بیان نہیں کیا ہے۔ ہم نے کہا کہ آپ نے کوئی ایسی کتاب پڑہی نہیں ہے اس لیئے آپ کو خبر نہیں ورنہ مسیح کے کوڑیوں عیب یہودیوں نے پیش کیئے ہیں۔ اس سے علاوہ یہ تو فرمائیے کہ آپ نے جو ہسپتال کھولا ہے تو اس میں آپ نے یہی شیوہ اختیار کیا ہے کہ جو بیمار آپ کے پاس آتا ہے اسی کو آپ دوا دیتے ہیں۔ مثلاً کوئی سر کے درد والا آجاوے۔ یا دوسرے بیماری کا تو اسی کو دوا دینگے

نہ کہ اُس کے عوض کسی اور کو استعمال کرا دین گے۔ پادری صاحب نے کہا کہ مریض کو ہی دوا دیجاتی ہے دوسرے کو دینے سے مریض کیسے اچھا ہو سکتا ہے؟ ہم نے کہا بس یہی تو بات ہے کہ ہمارے سر میں درد ہونے سے کسی دوسرے کے سر پر پتہر مارنے سے کچھ نہیں بنتا۔ لہذا صاف ظاہر ہے کہ کفارہ مسیح کا عقیدہ باطل ہے ہم بتلائے کہ ہم کیا مانیں؟ پادری صاحب بڑے گھبرائے اور کہنے لگے کہ مین پادری نہیں ہون تمکو اگر کچھ سمجھنا ہے تو کسی پادری کے پاس جاؤ اور بہتر تو یہ ہے کہ تم خداوند سے دعا کرو۔ ویل! ہم جب پہلے خدا کی نسبت تمہارے طرح لڑتا جھگڑتا تھا تو ہماری ایسی حالت ہوگئی تہی کہ ہم بہت مدت تک دہریہ رہا تھا اور خدا کو ہم بالکل بھول گیا تھا۔ پھر ایک مدت یہ حال رہنے کے بعد ہم نے بہت دعا کی۔ تو دہریت کا خیال دور ہوا تب سے ہم نے یہ عہد کیا ہے کہ کبھی یہ نہ کہین گے کہ اے خدا تو نے یہ کیون کیا یا فلانا کام یون کرنا چاہیئے تھا۔ پھر کہا کہ ہم اب دوسرا کام کرنا چاہتے ہیں زیادہ ٹائیم تمکو نہیں دے سکتے۔ تم گرجے میں آیا کرو اور وہان کا لیکچر سنا کرو اور لوگون کو بھی اپنے ساتھ لایا کرو +

یہ ہے ان لوگون کا ایمان اور اعتقاد! دوسرون پر اعتراض کرنا ان لوگون کو خوب آتا ہے اور جب اپنے سر پر پڑتی ہے تو قافیہ تنگ ہو جاتا ہے۔ یہ ایک بڑا جنٹل مین پادری تھا ایک دن انارکلی میں فوربس میموریل چیپل میں لیکچر دے رہا تہا مین نے بھی جا کر کچھ سنا تہا اس کے بعد تیسرے روز مجھکو راستے میں ملگیا۔ مین نے اس سے پوچھا کہ کیا آپ ہی اتوار کی شام کو انارکلی کے گرجے میں لیکچر دے رہے تھے کہنے لگا کہ ویل! کہ تم وہان تھا؟ مین نے کہا کہ ہان۔ مین بھی وہان تھا۔ اس پر بے ساختہ کہنے لگا کہ ویل! لوگ دنیا کی باتون کی طرف بہت توجہ کرتی ہیں پر خدا کی باتین نہیں سنتے۔ ہمارے دل میں خیال آیا کہ شاید یہ کوئی بڑا سمجھ دار

پادری ہوگا۔ چلو اس کی ذرا نبض تو دیکھیں کہ کتنے پانی میں ہے جب اس کے بنگلے پر گئے تو ہم نے اس سے پہلے دریافت کیا تھا کہ آپ پادری ہیں؟ اس نے کہا تھا کہ ہاں ہم نے پوچھا تھا کہ کسی مشن سے آپ کا تعلق ہے تو بولا تھا کہ نہیں بلکہ ہم مشن کا کام وعظ وغیرہ مفت کرتے ہیں مگر جب اس کے باتوں اور اعتراضوں پر ہم نے جرح کی تو اس نے پادری ہونے سے انکار کر دیا بلکہ یہ بھی کہہ دیا تھا کہ میں اس بارہ میں تم سے اب بات نہیں کروں گا صرف تم ہی دعا کرو حالانکہ اس سے پہلے کہتا تھا کہ وہیں بہت سے لوگوں کو لاؤ تاکہ وہ خدا کے کلام کو سمجھیں۔ ہم کو تو یہ افسوس رہ گیا کہ ہم نے دل کھول کر اس پر اعتراض نہ کئے بلکہ ہر ایک دبی زبان سے اس سے کرتے رہے کہ فرار نہ ہو جائے مگر ایک سچے خدا کے قایل کے نزدیک مصنوعی خدا کے ماننے والے کی کیا دال گل سکتی ہے آخر الامر ہم کو وہاں سے بے نیل مرام واپس ہونا پڑا۔ یہ حال تو ہے نا آج کل کے عیسائیوں کا کہ لیکچر دیتے ہیں تو اوٹ پٹانگ اِدھر اُدھر کی زٹلیں ٹھوک دیتے ہیں مگر انجیل کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلے زمانے کے عیسائی متی لوقا مرقس وغیرہ بھی ایسی عقل و خرد کے آدمی تھے جبھی تو ان کو دیو نکالنے کا معجزہ بڑا بھاری معجزہ نظر آیا جس کو آج کل کے عیسائی فخریہ بیان کیا کرتے ہیں اور ان کے دوسرے بھائی اس پر مضحکہ اڑاتے ہیں۔ برخلاف اس کے مرزا جی کے مرید ایسی باتیں نہ تو بیان کرتے ہیں اور نہ مرزا جی ایسا کوئی معجزہ کبھی دکھلانے کا دعویٰ کیا تھا۔ بلکہ یہاں جو بات ہے معقول ہے جو دلیل ہے عقل و خرد سے بھرپور ہے یا عقل سے بالا ہے وہ لغویات کا ذخیرہ نہیں ہے اور اسی لیے میرزا جی کے حلقہ بگوش علم دوست اور علم سے آشنا (بلکہ علم اور عمل کہو تو بیجا نہیں ہے) ہوئے ہیں۔ مگر باوجود ایسی کارروائی کے میرزا جی کو سفلی علم کا عالم کہا جاتا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ میرزا جی کا سفلی علم بڑا زور دار

ہے جو ایسون کا قافیہ تنگ کرتا ہے ایسون کو ہی مبہوت کر کے حلقہ بگوش کر دیتا ہے اور پھر اس سے زیادہ مزہ یہ کہ آج تک تو سفلی علم کا اثر یہی ظاہر ہوتا رہا ہے کہ وہ خدا سے دور و مہجور کر دیتا رہا ہے اور شیطان کے پھندے میں پھنسا دیتا رہا ہے مگر میرزا جی کا سفلی علم خبر ہے کس بلا کا ہے کہ جس پر اس کا اثر پڑ جاتا ہے اس کا سینہ خدا کی محبت اور چاہت اور الفت سے بھر جاتا ہے۔ واہ رے سفلی علم تیری کیا بات ہے ہم تو ایسے سفلی علم کو ہزار بار سلام کرنے اور اس کے آگے سر تسلیم خم کرنے کو تیار ہیں کہ جس سے خدا ملتا ہے خدا کی یاد ایسی آتی ہے کہ پھر بھولتی ہی نہیں ہے۔ میرزا جی کے سفلی علم کا سایہ پڑا اور فی الحقیقت وہ آپ کے رنگ سے رنگیں ہو گیا تو پھر اس پر شیطان حملہ کرنے سے ایسا بھاگتا ہے جیسے کہ لاحول سے۔

پھر میرزا جی کے سفلی علم کا ایک یہ بھی اثر ہے کہ اس نے تمام کے تمام ایسے لوگ میرزا جی کے حلقہ بگوش کر دیئے ہیں کہ جن کو شروع سے حق کی تلاش تھی وہ خدا کو ملنا چاہتے تھے ان کے دل میں سچی تڑپ اس محبوب ازل سے ملنے کی تھی اور وہ سچ مچ اس کے بننا چاہتے تھے کہ جس کے ارادے اور مرضی سے وہ پیدا ہوئے ہیں اور جس کے ارادہ اور حکم سے وہ اس دار ناپائدار کو چھوڑ کر اس کے حضور میں حاضر ہونگے۔ انہیں حضرات کو میرزا جی کے سفلی علم نے اپنی طرف کھینچا ہے اس کے علاوہ دنیا پرستون۔ مادی دنیا کے کیڑے۔ شہوت پرستون۔ خدا کو بھولنے والون کو ہرگز ہرگز اپنے طرف نہیں کھینچا۔

سفلی علم والے جنتر منتر تنترا اور تعویذ گنڈون کے گرویدہ ..... ہوتے ہیں برخلاف اس کے میرزا جی کا سفلی علم جنتر منتر تنتر۔ اور تعوید گنڈون سے بیزار کرتا ہے اور دعا کو ہی ایک اعلےٰ ذریعہ سمجھاتا ہے مگر دعا بھی کیسی جو دردِ دل سے کیجائے جس سے دل گداز ہو جائے۔ سینہ محبت اور یقین سے بھر جائے

خدا تعالےٰ پر پکا ایمان ہو اس کی رضا پر راضی ہو۔ پہر سفلی علم کے شیدا نماز روزہ سے غفلت کرنا کیا معنے اس کے نزدیک جانا بہی نہیں چاہتے برخلاف اس کے میرزا جی کا سفلی علم تعلیم دیتا ہے کہ نماز پڑہو تو ایسی پڑہو جیسا کہ نماز پڑہنے کا حق ہے۔ نماز میں جو کچھ پڑہتے ہو اس کو سمجھ کر پڑہو اور نماز آہستہ آہستہ اور خشوع و خضوع سے پڑہو ایسے ہی روزے بہی رکھو جیسا کہ حق ہے روزے رکہنے کا وغیرہ۔ میرزا جی کا سفلی علم برخلاف دوسرے سفلی علمون کے یہ تعلیم دیتا ہے کہ اللہ تعالےٰ کو اپنی ذات وصفات مین یکتا جانو اسکو بے مثل مانو اسی کو اصل فائدہ دینے والا اور مدد کرنے والا مانو خالق حقیقی جانو نہ صرف جسمون کا خالق بلکہ روحون کا بہی خالق مانو تمام صفتون سے موصوف اور تمام عیوب سے مُبرا مانو اس کی بادشاہی کو ہمیشہ کی بادشاہی سمجھو اس سے کوئی چیز پوشیدہ نہ جانو اس کو نقصون کمزوریون سے بری مانو اس کو اپنے سے بالکل نزدیک سمجھو اس کے بیہ مثالیں مت تلاش کرو۔ دکہون تکلیفون مصیبتون سے وہی بچاتا ہے ہر ایک طرح کی نعمتین وہی عطا کرتا ہے اعمال صالحہ کی اسی سے توفیق ملتی ہے اور تمام عیبون اور گناہوں شیخیون سے شرارتون سے اسی کی مدد سے بچ سکتے ہیں وہ خلوص دل سے نیکی کرنے والون کی قدر کرتا ہے اور زیادہ سے زیادہ نیکی کی توفیق دیتا ہے جو اس کی طرف ایک قدم اُٹھائے وہ اس کی طرف دو قدم اُٹھاتا ہے۔ اور جو اس سے تیز چلے تو وہ اس سے زیادہ تیزی سے اس کی طرف رحمت کرتا ہے اور اسی طرح ہوتے ہوتے یہان تک ہو جاتا ہے کہ اس کا طالب صادق اور سچا عاشق بندہ اس کے عشق و محبت میں ایسا کہویا جاتا ہے اور ایسا دیوانہ وار ہو جاتا ہے کہ پہر بدون اس کے اسکو ایک منٹ بہی چین نہیں پڑتی۔ خواہ وہ بہوکا مر جائے خواہ پیاس سے ہلاک ہو جائے مگر یار ازل کا پیوند نہیں چہوڑتا۔ اصل بات تو یہ ہے کہ کشش کی دو ہی چیزین ہیں۔ یا تو حسن یا احسان ۔ خدا تعالےٰ کے حسن کی نسبت تو وہ پہلے

ہی ایمان سے آتا ہے کہ وہ تمام خوبصورتوں سے خوبصورتی میں زیادہ ہے ایسا کہ خوبی ہی خوبی رکھتا ہے اور تمام بدیوں اور عیبوں سے مُبرّا و منزّا ہے پھر اس کے احسان اس کو ایسا از خود رفتہ کر دیتے ہیں کہ اس کو سوائے اس کے کوئی بھاتا ہی نہیں۔ اور نہ کوئی اس کے خطرے میں آتا ہے اور وہ محبوب ازل اپنا پیارا اور چمکتا ہوا چہرہ اسطرح پر اس کو دکھاتا ہے کہ تمام دنیا و مافیہا کو بھول جاتا ہے اور جوشِ الفت میں ایسا بے خود ہو جاتا ہے کہ پکار اُٹھتا ہے کہ ؎

کہتے ہیں جوشِ الفت یکسان نہیں ہے رہتا
دل پر میرے پیارے ہر دم گھٹا یہی ہے +

اور کبھی اُن مصائب اور تکالیف کو جو یار ازل کی محبت کے سبب سے نا اہلون کی طرف سے اسپر وارد ہوتی ہیں دیکھکر یون کہہ اُٹھتا ہے کہ ؎

دلبر کی راہ میں یہ دل ڈرتا نہیں کسی سے
ہشیار ساری دنیا ایک باؤلا یہی ہے

یعنی محبت اور چاہت محبوب ازل نے ہمارے رگ و ریشہ پر ایسا اثر کیا ہے کہ کوئی تکلیف اور کوئی دکھہ کوئی مصیبت ہمکو اس محبت سے ہٹا نہیں سکتی گویا کہ ہم ایسے محبت میں اختہ ہیں کہ ساری دنیا کے نزدیک ایک طرح کے باؤلے ہیں پھر ساتھ ہی اس کے یہ بھی اس کی ہمدردی (جو نبوع انسان کے ساتھ کمال کو پہونچی ہوتی ہے) نہیں چاہتی ہے کہ یہ دنیا اس بات سے کہیں دھوکا نہ کھا جاوے اور سچ مچ کسی اور طرح کا باؤلا نہ سمجھے یون گویا ہوتا ہے کہ اصل بات ہمارے باؤلے ہونے کی یہ ہے کہ ؎

دل کر کے پارہ پارہ چاہوں میں ایک نظارہ
دیوانہ مت کہو تم عقلِ رسا یہی ہے

یعنی جبیہر کہ موسےٰ کلیم اللہ کا طور خدائی جلال کو دیکھکر تاب نہ لاسکا اور ٹکڑے ٹکڑے
ہوگیا اسی طرح ہمارا دل بہی اسوقت طور ہے جسپر خدائی تجلی ہوکر اسکو پارہ پارہ کرکے
اپنی قدرت نمائی دکہا رہی ہے اور جب تک یہ پارہ پارہ نہ ہوگا تب تک خدا کی محبت اور
الفت سے یہ معمور نہ ہوگا جب یہ دنیا کی محبت اور الفت سے پاک وصاف ہوگیا تو پہر
خدا کی اصل محبت وچاہت اس کے رگ وریشہ میں ایسی پیوست ہوگئی کہ پہر کسی نکالنیوالے
سے بہی نہ نکلیگی ـ اور دل کا پارہ پارہ کرنا ہی اسبات کا کافی ثبوت ہی کہ اب ہم دنیا کے
نہیں رہے بلکہ اسی کے ہوگئے کہ جس کے اوپر ہم نے اپنا دل قربان کردیا ـ اور کسی وقت
محبتِ مولا میں ایسا از خود ہو جاتا ہے کہ چلا اُٹہتا ہی کہ ؎ مشت غبار اپنا تیرے
سے اڑایا + جب سے سنا کہ شرط مہر ووفا یہی ہے + اگر سفلی علم کے ایسے ہی
نظارے ہوا کرتے ہیں تو ایسا سفلی علم ہرگز ہرگز اس قابل نہیں ہے کہ اس سے
منہ چرایا جاوے یا غفلت کی جاوے ـ کیونکہ ؎ اِس نے خدا ملایا وہ یار اس
سے پایا + راتین نہیں جتنی گذرین اب دن چڑہا یہی ہے + پہر کیون نہ ہم اور
دوسرے حق بین اور طالب حق اس سفلی علم کے پہندے میں پہنسین ؟ ایمان کی بات
تو یہی ہے کہ ایسا سفلی علم ہرگز ایسا نہیں کہ اس سے اغماض کیا جاوے یا اس سے
کنارہ کشی کی جاوے بلکہ یہ تو ایسا ہے کہ اسپر تو لٹو ہی ہو جانا چاہیے میان ! خدا
تعالےٰ مل جائے وہ دعائیں سننے لگے جواب دینے لگے اپنی مرضی سے آگاہی بخشنے
لگے اور بالآخر اپنے کلام سے مشرف فرمانے لگے اس سے بڑہکر اور کیا دولت چاہئے ! بس
میرزا جی کا سفلی علم ضرور قابل غور ہی اس سے کنارہ کشی ہرگز زیبا نہیں ہی ـ چونکہ ہم اسپر ابہی اور کچھ
لکہنا چاہتے ہیں جس میں یہ دکہلانا چاہتے ہیں کہ میرزا جی کے سفلی علم نے خدا کے کلام پر کیا اثر
ڈالا ہے اس لیے سردست اس حصہ کو ختم کرتے ہیں جو صرف اس بات پر مبنی ہی کہ صرف
طالبان حق اور عالمون پر ہی اس سفلی علم کا اثر پڑا ہے +

ہر فرعونے را موسیٰؑ

اگرچہ یہ چار لفظون کا چھوٹا سا مقولہ ہر خاص وعام کی زبان زد ہونے کے باعث کمال شہرت حاصل کر چکا ہے۔ مگر اس کے پوشیدہ راز سے جو اس کے معنون سے ظاہر ہوتے ہیں ہر کس وناکس واقف ہو کر وہ نتائج نہیں نکال سکتے جو دراصل قرآن پاک کی تعلیم ہے اور اس کے ایک زبردست اصول کی تشریح کا ایک معمہ ہے اور فارسی زبان کے کسی ماہر نے اس طرح موزون کیا ہے قرآن مجید میں اس کے متعلق جو ارشادات ہیں ان سے پایا جاتا ہے کہ فرعونؔ اور موسیٰؑ دو شخص تھے جو خدا عزوجل کی مخلوق تھے۔ پہلا شخص ایک بادشاہ تھا جو اپنی بادشاہی کے زعم میں اس قدر خدا سے دور جا پڑا کہ خدا آفرنیندہ کی ذات کا منکر ہو کر خود خدای کا دعویدار ہوا اور مخلوق خدا کو سخت دھوکا دینے کا باعث ہوا +

دوسرا شخص ایک نادار گھر میں پیدا ہو کر خدا کا اس درجے فرمانبردار رہا کہ مخلوق سے دُور مگر خدا کے نزدیک جا پونچا اور خدا نے اسے پیغمبر منتخب کیا جو ہزارہا مخلوق خدا کی ہدایت کا موجب ہوا۔ دوسرے لفظون میں خدائی باغی (فرعون) واس کے لشکر کے مقابلہ میں خداوند عالی کی لازوال گورنمنٹ سے ایک سچا وفادار جرنیل (موسیٰؑ) حق کے اظہار اور اس باغی کے زدوکوب کے واسطے مامور ہوا۔ باغی کے ساتھ اگرچہ بیشمار دنیوی لشکر تھے مگر اس فرستادہ خدا کے ساتھ صرف مدِ خدا تھی۔ نتیجہ اس جنگ کا حق کی فتح ہوا یعنی خدا کے وفادار جرنیل کے ذریعہ باغی (فرعون) معہ اپنے بیشمار لشکرون کے دریا میں غرق ہوا۔ اور اس چند روزہ خدائی کا ایسا خاتمہ ہمیشہ کے لیے ہو گیا کہ آج ہر فرد بشر اس

مقولہ مندرجہ عنوان کو ایک زبردست دلیل کے طور پر پیش کرتا ہے ۔ یہ جامع فقرہ اس واقعہ عظیم الشان کی جانب اشارہ کرنے کے علاوہ اپنے اندر بیشمار مجموعہ نصایح کا رکھتا ہے یعنی خدا پیدا کنندہ مخلوقات سے بڑھکر کوئی طاقت زبردست نہیں ہے اور اس کا مخالف سخت سزا و ذلت پاتا ہے اور جو اس کا فرمانبردار ہو کر موسیٰ ؑ کی طرح باطل کے مقابل میں اظہار حق کرتا ہے نمایاں فتح اور ہمیشہ کی زندگی جس میں لاتعداد انعام واکرام ہوتے ہیں حاصل کرتا ہے اور جب اس واقعہ کو اوپر نیچے پیچا کر ہر ایک خدا کے فرستادہ کے عہد سے مطابق کرتے ہیں تو ایسی خدائی سلطنت کا ایک زبردست اصول پاکر اس نتیجہ پر پونچتے ہیں کہ جب سے کہ دنیا کی ابتداء ہوئی اس کے برخلاف آج تک کبھی نہیں ہوا جب کبھی دنیا کی حالت (فرعون) صفت ہوئی اور خدا کے قایم کردہ اصولوں میں رخنہ اندازی سے کام لیا گیا وہیں (موسیٰ ؑ) صفت پیدا ہو کر فرعونیت کا بیڑا غرق کرتا ہوا ۔ اور خدا تک پونچنے کا نمونہ دکھلا کر حق کو باطل پر غالب کر دکھلاتا ہے ایک اور نقطہ جو اس سے بری سمجھ میں آتا ہے وہ یہ ہے کہ خدا کا فرستادہ حق کے اظہار میں کبھی کسی سے نہ ڈرانے والا اور اپنے مشن ماموریت پر غیر معمولی استقامت دکھلانے والا ہوتا ہے ۔ خواہ اس کے مقابلہ میں کتنا ہی عظیم لشکر کیوں نہ ہو اس پر خدا کی مدد سے فتح حاصل کر کے کامیاب ہو جاتا ہے جو اس کی آئندہ زندگی میں روشن اور زبردست دلیل اوسکے منجانب اللہ ہونے کی قرار پا جاتی ہے اور یہی ایک زبردست معیار خدا کے مرسلوں کے شناخت کرنیکا اس چھوٹے سے فقرے پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے اسی بنا پر ہمارے آقا و مولا سیدنا محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلعم کو بھی خدا نے مثیل موسیٰ قرار دیکر قرآن مجید میں اس طرح ارشاد فرمایا ہے انا ارسلنا الیکم رسولا شاھدا علیکم کما ارسلنا الیٰ فرعون رسولا یعنی جیسا

کہ موسیٰؑ فرعون پر رسول کر کے بھیجے گئے تھے ایسا ہی آپ دنیا کے بیے اس وقت رسول ہو کر آئے جب دنیا کی حالت اس وقت بالکل فرعون کی مثیل ہو رہی تھی اس میں پیشگوئی تھی کہ آپ کو بھی موسیٰ کی طرح دنیا فرعون صفت پر فتح عظیم حاصل ہو گی اور کہ آپ اور آپ کے متبعین کو ہر مقابلے پر خدائی نصرت حاصل ہو کر غلبہ ملیگا۔ اور کہ جس طرح موسوی شریعت کی تائید اور تابعداری میں بیشمار نبی اور رسول آتے رہے اسی طرح آنحضرت خاتم النبین اسلام کی اُمت میں سینکڑوں فرد وقتاً فوقتاً دین (جو خاتم الادیان ہے) کی تجدید کیواسطے نبوت اور رسالت کا جامہ پہنکر اور اس میں رنگین ہو کر آوینگے اور حسب وعدہ اس دین کو تمام ادیان باطلہ پر غالب کر کے دکھلا دینگے۔ یہ آخرزمان نبی جو کہ افضل الانبیاء ہے اس کی متبعین خیر الامم ثابت ہونگے اور اس اسرائیلی سلسلہ سے مثل اپنے آقا کے بدرجہا افضل ہونگے جس کی تائید میں حدیث علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل ایک زبردست دلیل ہے۔ الغرض آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنے مخالفین پر حسب ارشاد الٰہی وہ کامیابی حاصل ہوی کہ جس کی نظیر سوائے آپ کے وجود کے کہیں نظر نہیں آتی آپ نے حق کے اعلان میں تمام انبیاء سے بڑھکر مصائب وشدائد کے مقابلے میں استقامت دکھلائی اور تنہائی کے عالم میں عظیم لشکرِ فرعونی کا مقابلہ کیا اور نصرت الٰہی ہمیشہ مددگار و معاون رہی اور اپنی پاک زندگی میں اپنے تابعداروں کا پاک نمونہ چھوڑ گیے آپ کے بعد حسب وعدہ الٰہی خلفاء راشدین و اولیاء کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ذریعہ مختلف اطراف دنیا میں دین حق (اسلام) کی روشنی پھیلائیگئی اور ہر صدی پر دین کی تجدید اور حفاظت میں دینی مرسلان ربانی و ماموران یزدانی کے ذریعہ ہوتی رہی اور دین اسلام کل دینوں پر غالب ہوتا رہا موسوی شریعت کا آخری خلیفہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام

تھے جو خدا کی طرف سے اور نبی تھے اگرچہ ان پر انجیل نازل ہوئی تھی مگر وہ بھی
توریت اور حضرت موسیٰ علیہ السلام بانی شریعت کے تابع اور تصدیق میں تھی۔
یہودیون کے عقاید جو چودہ سو ١٣٠٠ سال کے دراز زمانہ گذر جانے کے باعث بگڑ گئے
تھے ان کو درست کرنے اور دوسری اعتقادی غلطیون کے دور کرنے کیواسطے
اور آنیوالے آخری پیغمبر خاتم النبیین کی بشارت کو مبعوث ہوئے تھے۔ اسی
طرح ہمارے افضل الانبیاء خیر الرسل آخر زمان نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم (مثیل موسیٰ)
کا آخری خلیفہ چودہوین صدی میں (مثیل عیسیٰ) مسیح موعود (مہدی معہود) کا دین
اسلام اور اس کے بانی اور فرقان حمید کی تائید و تصدیق اور مسلمانون کے اندرونی
اعتقادی غلطیان دور کرنے اسلام کو زندہ اور واجب العمل ثابت کرنے اور
دیگر مذاہب باطلہ پر حجت قایم کرنے کے واسطے اور قیامت تک دین اسلام
اور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا اور زندہ اور قابل پیروی ثابت کرنے کے واسطے
دربار الٰہی سے مامور ہو کر آنا مقدر ہی جس کا حدیثون میں بوجہ حد درجہ کی مماثلت
روحانی اور زمانے کے مسیح ابن مریم کے نام سے ذکر کیا گیا ہے۔ جو وہ بھی اپنے
آقا کی طرح تمام انبیاء کا خلاصہ اور خدا کا جری (خاتم الخلفاء) ہونا ضروری تھا۔
جو وہ بھی اپنے ہزار نشانون کے ساتھ وقت معینہ پر خدا سے مامور ہوا۔ اور
اپنے فرایض انجام دیکر اور دین اسلام کی خدمت بجا کر کل دینون کو نیچا دکھلا چکا
ہے کہ خدا کا ایک مامور نصرت الٰہی سے سب پر کیونکر کامیاب ہو سکتا ہے
اس پاک مرد کی خدمات اس قدر ہیں کہ ایک سعید فطرت انسان کی تسلی کرنے کے
واسطے کافی سے زیادہ ہیں یہ نیکی مجسم انسان مسیح موعود و مہدی معہود جناب مرزا غلام احمد
قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہے (بیشمار رحمتین نازل ہون اس برگزیدہ و مقدس پر)
بڑی خوش قسمت وہ لوگ ہیں جنہون نے اس موسیٰ صفت موعود کو پایا اور اس سے

۲- اور فرعون صفت دنیا کے ساتھ مقابلہ کر کے فتح عظیم پا چکا ہی اور مخالفین کے بیشمار لشکر کا اپنے مولا کی طرح مقابلہ کر کے
اس زمانے کے تمام افراد پر ثابت کر چکا ہی -۲

فرمانبردار ہو گئے - خدا تعالےٰ اس کا حامی و ناصر ہو بڑے بدبخت وہ لوگ ہیں جو اس کی نہ صرف منکر ہوئے بلکہ مکذب ہوئے - خدا تعالےٰ ان کو ہدایت دیوے - آمین - والسلام +

اطلاع

(۱) جن خریداروں کی طرف بقایا ہے - وہ بہت جلد بقایا صاف کر کے ممنون فرماویں - کیونکہ سال کا خاتمہ ہے - اور روپے کی سخت ضرورت ہے +

(۲) انجمن تشحیذ الاذہان کا چوتہا سالانہ جلسہ بہت قریب آ رہا ہے - اس لئے تمام ممبران کی خدمت میں عرض ہے - کہ جو احباب اس دفعہ جلسہ میں کسی مضمون پر کوئی لیکچر دینا چاہیں - وہ فی الفور سکرٹری انجمن تشحیذ الاذہان کو اطلاع دیں - تاکہ جلدی پروگرام شائع ہو سکے اسی تمام اطلاعیں ۵ - شوال سے پہلے پہلے بھیجدیں +

سکرٹری

رد فرقہ چکڑالوی

اس وقت چکڑالوی فرقہ کا پرچہ "اشاعت القرآن" نمبر ۲ جلد ۶ کا وہ مضمون ہمارے سامنے ہے جو کسی منشی محمد رمضان نے بڑے غیظ وغضب میں اخبار "میونسپل گزٹ صدائے ہند" مورخہ ۲۶ جنوری ۱۹۰۹ء کے اس مضمون پر جو زیر سرخی "تبدیل مذہب قدیم اہل اسلام" ایک حنفی مسلمان کی طرف سے شایع ہوا تھا تردید الکھا ہے قبل اس کے کہ ہم اس پر کوئی رائے زنی کریں اور فیصلہ دیں یہ بیان کر دینا ضروری ہے کہ منشی محمد رمضان نے باوجود دعوئی اہل القران ہونیکے نص قرانی کی صاف اور ظاہر طور پر خلاف کیا ہے جس کی کہ سختی کے ساتھ ممانعت ہے یعنی منشی محمد رمضان نے بجائے کسی جواب دینے کے سخت دشنام دہی سے کام لیا ہے۔ کما قال عزوجل ولا تسبوا الذین یدعون من دون اللہ الخ پ۷ع۱۹ قرآن کریم نے جس کو اہل القران اپنا عامل ہونا بیان کرتے ہیں یہاں تک سب وشتم سے منع فرمایا ہے حتیٰ کہ ان لوگوں کو بھی جو خدا کا شریک ٹہراتے ہیں گالی مت دو۔ حالانکہ شرک ایسی چیز ہے کہ اس کی نسبت فرماتا ہے۔ کہ ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ و یغفر ما دون ذالک لمن یشاء پ۵ع۴ پھر ان الشرک لظلم عظیم۔ ایسی درشت زبانی اور گندہ دہنی سے آپ یا کوئی اور اپنے مذہب کو سچا یا قدیم ہرگز ثابت نہیں کر سکتا بلکہ کوئی عقلمند آپ کے ایسے کارنامے دیکھکر آپ کی طرف کبھی بھی التفات نہیں کر سکتا۔ جیسا کہ محمد رمضان صاحب نے کیا۔ پھر طرہ

یہ ہے کہ گالیاں دیکر اور اپنا بخار بے جا طور پر نکالکر صاحب مضمون اس معاملہ کو خدا کے سپرد کرتے ہیں اور پھر معاف بھی کردیتے ہیں اور بدلہ نہیں لینا چاہتے چہ خوش !

جس مضمون پر راقم مضمون نے اپنی تیزی طبع کا ثبوت دیا ہے یا بالفاظ "اشاعت القرآن" زہر اگلا ہے اس میں بجائے اس کے کہ کوئی تائیدی ثبوت ہوتا کئی صفحات فضول گالیاں میں ضائع کئے ہیں -

"حنفی مسلمان" نے صرف یہ لکھا تھا کہ "قدیمی طریقۂ مذہب بزرگانہ کو علانیہ ترک کرکے خیرباد کہا" جسپر غالبًا نام نہاد اہل القران کے جوشیلے پیرو نے اپنے آپ کو ازخود رفتہ کردیا - اور جو کچھ زبان اور قلم کے سامنے آیا - حوالہ کاغذ کرنے پر مجبور ہوا - لیکن اگر وہ فی الحقیقت اہل القران ہاں بلکہ اہل التقوی واہل المغفرۃ (مدثر ع۲) ہوتے اور ان کی نظر قرآن شریف پر ہوتی اور قرآن ہی پر ان کا دستور العمل ہوتا تو اس کا جواب ٹھنڈے دل سے قرآن شریف میں ہی ڈھونڈتے اور اپنا مذہب قدیمی ثابت کرکے اپنے مخالف کو ساکت کرتے لیکن بجائے اس کے کہ وہ کوئی متانت اور سنجیدگی سے دیتے خواہ وہ کیسا ہی ہوتا - انہوں سخت اور غلط رویہ اختیار کرکے اپنی حقیقت کا ثبوت دیا +

مجھے کچھ عرصہ سے اسی فرقہ "اہل الذکر والقران" کی نسبت سننے کا اتفاق ہوا ہے اور تعارف بھی ہے فرقہ مذکور زیر لواء مولوی عبداللہ صاحب چکڑالوی اپنے زعم فاسد میں صرف آیات بینات قرآن کریم کو ہی مانتے ہیں - علاوہ قرآن شریف کے تمام احادیث - سنت - فقہ - تعامل وغیرہ کو خواہ کیسی ہی صحیح مرفوع اور متصل ہو صرف رد ہی نہیں بلکہ حقیر سمجھتے ہیں - حالانکہ قرآن کریم

ہیں ہی جا بجا آیات اور احکام ہیں جن سے حدیث سنت اور اسوہ کا پتہ چلتا ہے جو موضوع اسلام ہیں بطور اختصار اسجگہ محض آیات دی جاتی ہیں جن سے ان سب کا پتہ چلتا ہے اور جن سے شیخ چکڑالوی کا انکو عیر اللہ کہنا غلط ٹھہرتا ہے :-

۱- اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم -

۲- قل اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول (نور)

۳- من کان عدواً للہ وملائکتہ ورسلہ الخ (بقرہ)

۴- قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ الخ (آل عمران)

۵- اٰمنوا باللہ ورسولہ والکتاب الذی نزل علیٰ رسولہ الخ (نساء)

۶- وما ارسلنا من رسولٍ الا لیطاع باذن اللہ (نساء)

۷- یایھا الذین اٰمنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم فان تنازعتم فی شیئٍ فردوہ الی اللہ والرسول الخ (نساء ۵۹)

۸- فلا وربک لا یومنون حتی یحکموک فیما شجر بینھم ثم لا یجدون فی انفسھم حرجًا مما قضیت ویسلموا تسلیمًا -

۹- وماکان لمومنٍ ولا مومنۃ اذا قضی اللہ ورسولہٗ امرًا ان یکون لھم الخیرۃ من امرھم ومن یعص اللہ ورسولہٗ فقد ضل ضلالاً مبینًا (احزاب ۳۶)

۱۰- لقد کان لکم فی رسولِ اللہ اسوۃ حسنۃ لمن کان یرجوا اللہ والیوم الاخر وذکر اللہ کثیراً (احزاب ۱۹)

۱۱- یایھا الذین اٰمنوا لا تقدموا بین یدی اللہ ورسولہ (حجرات)

۱۲- والذین اٰمنوا وعملوا الصالحات واٰمنوا بما نزل علیٰ محمدٍ و

هوالحق من ربهم کفرعنهم سیاٰتهم (محمد ۲۶)

۱۳- وما اٰتکم الرسول فخذوهُ ومانهٰکم عنهُ فانتهوا ۱ھ (حشر)

۱۴- محمد الرسول الله والذین معهٗ اشداءُ علی الکفار رحماءُ بینهم (فتحنا ۴)

۱۵- یاایها الذین اٰمنوا اذا تناجیتم فلاتتناجوا بالاثم والعدوان ومعصیت الرسول (مجادله ۲)

۱۶- کلما القی فیها فوج سألهم خزنتها الم یاتکم نذیر قالوا بلی قد جاءنا نذیر فکذبنا وقلنا مانزل الله من شیٔ ۱ھ (ملک)

تعجب کا مقام ہے کہ کیوں اس فرقہ کو سنت وحدیث نبوی اور اسوۃ الرسول (صلی اللہ علیہ وسلم) سے اس قدر بغض یا نفرت ہے اور کیوں قرآن شریف میں اس قدر کھینچا تانی کرکے اصل مقصد سے دور جانے کی کوشش کرتے ہیں لیکن وہ کونسا ذریعہ ہے جس سے اپنے طریق عمل اور عبادت کو مثل طریق عمل وعبادت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ثابت کرتے ہیں اور جدید تراشیدہ نماز جو اس نماز سے اس وقت تمام مسلمان پڑھتے ہیں اور سلسلہ تعامل سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلعم بھی اسی طرح پڑھتے تھے کسطرح سے آنحضرت تک اور دیگر انبیاء تک پہونچاتے ہیں ان بدیہہ اختلافات سے واضح اور اظہر ہے کہ یہ فرقہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوہ سے سخت متنفر ہے اور اگر ایسا ہی ہے تو والذین معہٗ اشداء ۱ھ (فتحنا) کے معنے جیساکہ عہد نامہ عقاید اہل القران والذکر،، میں ذکر کیا گیا ہے یعنی ،، اور جو صاحب ان کے پورے پورے تابعدار ہوں ،، کس طرح حاصل ہو سکتے ہیں ،، تابعداری ،، سوائے اس کے اور ہم کس طرح حاصل کر سکتے کہ ہم ان کے اقوال افعال اور احکام پر پورے پورے پابند ہوں - اور یہ پابندی تعامل یا علم تاریخ سے ہی حاصل کر سکتے ہیں +

تعالیٰ[۵۱] اور حدیث کی صحت کی تائید میں آیت ولیمکنن لہم دینہم الذی ارتضیٰ لہم (نور ۱۲) پوری پوری دلیل ہے جس سے ان کی صحت کا پتہ چلتا ہے۔ پھر احادیث جن کے جمع کرنے اور صحت میں مقدمین نے حد درجہ کی سر توڑ کوششیں کی ہیں علاوہ احادیث کی صحت کے پرکھنے کے لیئے ایک بڑا عمدہ معیار بنایا گیا ہے کہ وہ قرآن شریف سے معارض نہ ہو۔ پھر جبکہ ہر ایک بات جو قرآن شریف سے معارض نہ ہو اس کے ماننے میں ہمیں کوئی عذر نہیں ہوتا ہماری اپنی خواہشات نفسانی بھی جو مخالف قرآن شریف نہ ہوں اُن پر چلنے میں ہمپر کوئی گرفت نہیں تو پھر کیا وجہ کہ احادیث جو بڑے بڑے دیانتدار اور دیندار لوگوں کا جن کو امام مانا گیا ہے مجموعہ ذخیرہ ہے جنہوں نے محض صداقت احادیث کے لیئے اور ایک ایک حدیث کے لیئے کئی کئی سو کوس کے سفر پیادہ پا برداشت کئے اور جنہوں نے بہت تھوڑا سا بھی کسی حدیث میں شک دیکھکر اس کو ترک کر دیا اور ان میں سے جن لین جنپر ان کو پورا پورا اعتماد تھا اور پھر ان کو اتقاء کی راہ سے علیحدہ علیحدہ تقسیم میں منقسم کر دیا اور جبکہ ان کا ثبوت ہمکو قرآن شریف اور تعامل سے ملتا ہے کیونکر ایک ناکارہ چیز کی طرح چھوڑ دیں اور ان کی اس قدر محنت اور تکلیف کا ذرہ بھر بھی خیال نہ کریں۔ خذ ما صفا ودع ما کدر ایک عام مقولہ ہے + دان ظن لا یغنی من الحق شیئاً۔ البتہ

اگر معتقدان اہل القرآن کو ان کے گرو صاحب کی طرف سے ہدایت نہ ملے۔ تو وہ کس طرح سے قرآنی احکام پر عمل درآمد کر سکتے ہیں

۵۱۔ صداقت احادیث پر مفصل بحث حضرت معظمی قبلہ مولوی محمد علی صاحب رضہ نے ریویو ۱۹۰۶ء میں فرمائی ہے اسکو دیکھو (ریویو آف ریلیجنز اردو جلد ۵ نمبر ۸ صفحہ ۲۸۰ تا ۳۱۰

جبکہ کوئی مسلمان بھی اس جدید طریق پر عامل اور پابند نہیں ہے ؟ اگر وہ اس کی اشاعت کرنا چاہیں تو کس طرح ان لوگوں کو جو ان سے دور فاصلہ پر ہیں اپنے اسی طریق سے مستفید کر سکتے ہیں ؟ اور اپنے بعد اس کے قیام کی کیا تجویز کی گئی ہے ؟ جواب اغلبًا وہی ہوگا جو ظاہر ہے اور جس طریق پر عمل درآمد ہے یعنی اول مولوی چکڑالوی صاحب کے طریق عمل کو دیکھکر۔

دویم پرچہ اشاعت القرآن اور دیگر کتب (یا واعظ وغیرہ) سے

سویم تعامل اور مولوی صاحب کے مواعظ یا کتب وغیرہ۔ مگر ہم ان سے دریافت کرتے ہیں۔ جبکہ اپنے واسطے انہوں نے کو طریقہ قایم رکھنے کا ارادہ کیا ہے تو پہر کیا وجہ کہ اس طریقہ سے یعنی حدیث وسنت نبوی سے اس قدر بغض رکھتے ہیں ؟ اگر مولوی عبد اللہ صاحب کے بعد ان کے اقوال اور افعال کا ذخیرہ باقی نہ رہیگا یا مثل حدیث وسنت کے ترک کر دیا جاوے گا تو جو کچھ وہ اس وقت کر رہے ہیں یہ عبث نہیں ہے تو ان سے اور کیا فائدہ ہے ؟ ان کے پاس پوری پوری "تابعداری" کے سببے کونسا عہد نامہ عقاید ہے۔ اگر وہ کہیں کہ ہمارے عہد نامے میں تو صرف آیات بینات قرآنی ہی ہیں اور آنحضرت (صلعم) کی تابعداری کے لیے بھی قرآن شریف ہی کافی ہے تب ہم ان ہی کے عہد نامہ عقاید سے وما ینطق عن الھوی پیش کر کے ان کو "انسانی قربانی کی بھگنی" والے مضمون کی طرف توجہ دلاتی ہیں۔ بھلا یہ تو فرماویں کہ وہ ڈائنا والا قصہ قرآن شریف کے خلاف کہاں سے آئیں اور یہ باتیں کیوں خلاف قرآن کریم لکھیں اگر ان کا علم تاریخ پر کچھ بھی بھروسہ ہے (اور جس بھروسے سے یہ قصہ آپنے اشاعت القرآن میں لکھا ہے یعنی (یونانی لوگ اپنی مشہور ومعروف دیوی ڈائنا نامی پر ہر سال

ہزاروں بچون کو لاکر نہایت بیباکی و دلیری سے ذبح کر ڈالا کرتے تھے اور اپنے اعتقاد میں اس امر کو بڑا ہی کار ثواب اور نہایت ہی عظیم الشان مذہبی فرض کا ادا کرنا سمجھتے تھے اس ڈائنا کے متفرقات اور شعبدات وغیرہ کی نسبت صدہا روایات و حکایات بھی قدیمی رومیون یونانیون کی حدیثی کتابون میں بھی بڑی ہیں الخ"

تو کیا وجہ ہے کہ تاریخ کی ایسی کتابون اور یونانیون کی حدیثون اور روایات کو تو آپ مانتے ہیں۔ مگر۔۔۔۔ احادیث کو ایک ناکارہ چیز کی طرح نہایت بیباکی سے ترک کرتے ہیں۔ کیا وہ کلام نبوی اور سنت جسکو بڑے اولوالعزم صحابہ نے وہ صحابہ جو سایہ کی طرح آپ کے ساتھ رہتے تھے اور آپ کی ازواج مطہرات تابعین اور تبع تابعین نے نہایت دیانت سے جمع کیا اور محفوظ رکھکر ہم تک پہونچایا جنکی نسبت اس نبی کے پیارے منہہ سے نکلے ہوے الفاظ یون ہے۔ علیکم بسنتی و سنت خلفاء راشدین المھدیین اس طرح ردی کی طرح پھینک دین جس طرح سامری نے بچھڑے کی محبت میں اللہ تعالےٰ کے احکام کو پھینک دیا تہا اور اس کے مقابلہ میں آپ یونانیون اور رومیون کی حدیثون کو تو آپ مانیں لیکن مسلمانون کی مانی ہوئی حدیثون کو چھوڑکر دوسرون کو بھی گمراہ کریں ؎

این کار از تو آید و مردان چنین کنند

کیا اسوۃ الرسول غیر اللہ ہو سکتا ہے جس کا ذکر خود کلام اللہ میں آیا؟ ہان اہل الذکر والقرآن صاحب فرماوین کہ انہون نے داڑہی بڑہانی اور مونچھین کٹوانی کہان سے سیکھین گو میں جانتا ہون مولوی صاحب تاویلون کے سمندر مین بڑے بھارے غوطہ زن ہیں اور رکیک تاویلات سے تنکے کو پہاڑ اور مچھر کو

ہانھی ثابت کرنے کے لیے تیار ہیں تاہم ان کو آیت یا بنوم لاتاخذ بلحیتی ولا براسی - سے کسی طرح موچھیں نہیں نکل سکتیں۔ اگر گستاخی نہ ہو تو میں مزید براں زیرناف بالوں کی نسبت دریافت کرتا ہوں - ذرا کوشش کریں اور پلکیں بھی جھانکیں! کیونکہ بڑے بڑے بال ہونگے +

تصویر کا دوسرا رخ

مولوی چکڑالوی سے ہم مختصراً دریافت کرتے ہیں کہ وہ فرما دیں کہ یہ قرآن شریف محض جسکو وہ اپنا دستورالعمل ہونا اور منجانب اللہ ہونا بھی بیان فرماتے ہیں۔ انہوں نے کس طرح مان لیا کہ یہ وہی قرآن شریف ہے - پھر ضرور یہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور آنحضرت صلعم پر یہی نازل ہوا - پھر کس طرح انہوں نے اس کو قابل ٹھہرایا - حالانکہ ایسی بہت سی کتب ہیں جن کے الہامی اور منجانب ہونیکا دعویٰ کیا گیا ہے اور بعض کو خود قرآن شریف بھی مانتا ہے - پھر قرآن شریف سے ہی ثابت ہوتا ہے کہ وہ موجود صورت میں نازل نہیں ہوا بلکہ سورہ علق مزمل اور مدثر کو پڑھکر دیکھیں جن سے صاف پتہ ملتا ہے کہ یہ شروع میں نازل ہوئیں اگر حدیث کو تو آپ مانتے نہیں اور اس کا ثبوت آپ کو احادیث کے ہی مجموعہ میں ملیگا جس سے پتہ ملیگا کہ آیات اس طرح اور فلاں فلاں موقعہ پر نازل ہوئیں اور شان نزول دیکھنے سے آپ کو اس کے سمجھنے میں پوری پوری مدد ملیگی +

دوسرے اسی ضمن میں ان سے یہ بھی سوال ہے کہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو کیونکر جانتے ہیں کس طریق سے ان کو آنحضرت کا اور پھر ان کی پیروی کا پتہ ملتا ہے +

ہم دیکھتے ہیں کہ یہ سب سنت اللہ ہے جب بچہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوتا ہے تو اس کو کچھ بھی علم نہیں ہوتا وہ اپنے بھلے اور برے کو سمجھ نہیں سکتا۔ اس کے سامنے اگر آگ کی انگاری رکھدی جاوے تو وہ اٹھا کر اپنے مُنہ کو لے جاویگا۔ پھر جب وہ کچھ بڑا ہو جاتا ہے تو اس کو اپنے ضرر ظاہری کی تمیز ہو جاتی ہے لیکن جب اس کی عمر بولنے پر پہونچتی ہے تو ایک عرب کا بچہ عربی ایک انگریز کا انگریزی ایسا ہی ایک ہندوستانی کا بچہ اپنی زبان بولنا سیکھ جاتا ہے اور جب وہ اس عمر سے اور بڑا ہوتا ہے تو ہمارے مشاہدے میں روزمرہ آتا ہے ہر ایک اپنے اپنے رواج و رواسم اور عادات کا پابند ہو جاتا ہے یہ کیونکر اور کس طرح سے؟

اگر بچہ کے سامنے قرآن شریف رکھدیا جاوے اور الگ ایک مکان میں بند کر دیا جاوے تو کیا وہ بچہ قرآن شریف کو پڑھنے اور اسپر عمل درآمد کرنے لگیگا! اور کیا وہ آپ کی نماز کی طرح نماز شروع کر دیگا؟ نہیں ہرگز نہیں۔ پس جبکہ ہم یہ قانون دیکھتے ہیں کہ شروع سے ہم بغیر سکھائے کوئی کام نہیں کر سکتے خواہ ہم دیکھکر سیکھ جاویں۔ یا ہمکو بتایا جاوے تو جب ہم یہ جانتے ہیں تو کس طرح اس کی خلاف ورزی کر سکتے ہیں۔

ہم قرآن شریف میں نہیں پاتے کہ حلال کی اجازت دیتے ہوئے ہمکو یہ بھی ساتھ بتا دیا ہو کہ گوشت کو بھون کر اور بگھار کر کھایا ہو۔ گیہوں کو پیس کر اور روٹی پکا کر کھایا کرو۔ پھل کو درخت پر پک جانے پر کھایا کرو۔ دودھ کو کچا ہی پی لیا کرو وغیرہ وغیرہ۔ لیکن یہ ہمارے لیے بڑی مشکل کا سامنا ہوگا۔ کہ ہم قرآن شریف میں نہ تو کہیں دیکھتے ہیں اور سنت اور اسوہ عام پر بوجہ غیر اللہ ہونے کے چل نہیں سکتے تو کس طرح سے زندگی بسر کریں۔ اللہ تعالےٰ نے

توکلو من الطیبٰت (بقر ۲۱) فرما دیا۔ شیخ چکڑالوی صاحب قرآن شریف کے علاوہ سب کو غیر اللہ کہتے ہیں پھر عام تمدن اور بود و باش کے لیے بھی اور ہر ایک امر کے لیے ہم کو قرآن شریف ہی ٹٹولنا چاہیے اگر قرآن شریف میں سے نہ ملے تو بھی اس کی آیات کو الٹ پلٹ کرکے ضرور اسی سے ہی اپنی مقصد براری کرنی چاہیے حتیٰ کہ بول چال کے لیے بھی قرآنی الفاظ ہی ہونے چاہییں یعنی زبان بھی عربی ہو اور وہ بھی قرآن شریف ہی تک محدود ہو۔ غور کا مقام ہے کہ جب ان دنیاوی معاملات میں ہم اپنے ماں باپ کے دیکھا دیکھی اور ان کی سنت اور اسوہ پر ہر ایک کام کرتے ہیں۔ اور اپنی زندگی بسر کرتے ہیں اور آرام و آسائش کے سامان مہیا کرتے ہیں تو پھر دینی معاملات کے لیے بھی ہمارے لیے کوئی رہنما ہونا چاہیے جس کی دیکھا دیکھی ہم دین کے مستقیم راہ پر چل سکیں اور اس کا نمونہ دیکھکر عمل کریں اگر ایسا نہیں یا اگر ہے تو اس کا طریق عمل حدیث اور اسوہ ہمارے لیے نہیں تو اس کا وجود ہی بیسود ہے پھر (نعوذ باللہ من ذالک) دین عبث ٹھہرتا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے دنیا کے لیے ہمکو کئی مقتدا دیے کیا یہ خیال وہم و گمان میں بھی آسکتا ہے۔ کہ دین (عبادت) کے لیے جو ہمارے پیدا کرنے کی علت غائی ہے ماخلقت الجن والانس الالیعبدون (ذاریات ۲۷) اس کو محض ایک کتاب دیکر ہمپر سامان غضب کا سامان بنادیا ہوا اور کوئی رہنما دیا ہو۔ ایسا ہونا بڑا مشکل ہے اور اس طرف سے ہر ایک مولوی صاحب چکڑالوی کی طرح اپنی اپنی ڈیرہ اینٹ کی مسجد ہی الگ بنا بیٹھتے چہ جائیکہ اب بھی باوجودیکہ سب مسلمان (سوائے فرقہ چکڑالوی بالخصوص) اللہ کے رسول اور اس کی منہ بولے ہوئے احکام اور سنت کو مانتے ہیں۔ بہت سے فرقہ بن گئے

ہیں لیکن کوئی فرقہ بھی اس نام نہاد اہل القرآن کی طرح گمراہی کیطرف نہیں لے جاتا جس میں رسول کا کفر (معنًا) پایا جاتا ہو۔ اب شیخ چکڑالوی صاحب سے ایک اور امر دریافت طلب ہے کہ آیا وہ نماز علیٰ جنوبہم بھی ادا کرتے ہیں یا نہیں۔ کیونکہ یہ قرآنی حکم ہے چاہیئے کہ سجدہ کے بعد کوئی رکن لیٹنا بھی نماز میں مقرر کردیں کہ فرمایا تبارک وتعالےٰ نے فاذا قضیتم الصلوۃ فاذکروا اللہ قیاماً وقعوداً وعلیٰ جنوبہم (والمحصنٰت ۱۲) قیام اور قعود تو ان کی نماز میں ہو جاتا ہے مگر لیٹنا نہیں اس لیے یہ ترمیم بھی کرلیں تو پوری پوری پابندی احکام قرآنی کی ہوجائیگی۔

ہماری تحریر بالا سے ثابت ہے کہ ان کا کوئی طریق عمل آنحضرت صلعم تک نہیں پہونچتا۔ بلکہ صرف مولوی عبداللہ صاحب چکڑالوی تک ہی رہ جاتا ہے تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ فرقہ کسی حالت میں بھی قدیمی نہیں ہے۔ بلکہ چند سالوں سے شیخ صاحب چکڑالوی کے نئے خیالات کا آئنہ ہے۔

اب ہم محمد رمضان صاحب سے دریافت کرتے ہیں کہ وہ مہربانی فرماکر مفصل طور پر دلایل ساطعہ وبراہین قاطعہ سے اپنا مذہب قدیم سے ثابت کریں اور اپنی نماز کو آنحضرت اور دیگر انبیاء علیہم السلام تک بتدریج بہم پہونچادیں تاکہ حنفی مسلمان "کا پورا پورا جواب ہو سکے۔ ورنہ اپنے زعم میں تو فرعون نے خدائی کا بھی دعویٰ کردیا تھا اور فبہت الذی کفر کے بعد بھی اپنے آپ کو خدا ہی کہلواتا رہا تھا۔ کل حزب بما لدیہم فرحون (۱۸/۴) اہل القرآن کا یہ فخر کرنا کہ انہیں کی کوششوں کا نتیجہ ہے کہ اب عوام میں قرآن شریف کی طرف توجہ ہوگئی ہے بالکل بے سود ہے۔ ابھی شیخ صاحب کا

نام ونشان بھی نہ تھا کہ حضرت جری اللہ فی حلل الانبیا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسلام کی صداقت میں ۱۸۸۰ء سے براہین احمدیہ اور دیگر کتب شایع فرمائیں جن میں مخالفین اسلام کو قرآن شریف سے ہی ساکت کیا گیا ہے اور قرآن شریف کو کامل اور اکمل کتاب ثابت فرمایا گیا ہے جن سے ملک ہند اور دیگر ممالک کو بیدار کیا اور قرآن شریف کا سچائی نورانی چہرہ دکہا کر اس کی طرف متوجہ کیا حضرت موصوف کی سعی اور کوشش ہی آج چار لاکھ احمدی قرآن شریف کا فدائی اور اسپر عامل ہے اور تمام دنیا کو قرآن شریف کی طرف خاص توجہ ہو گئی ہے +

ہم آپ کی خدمات کو اگر کچھ بھی ہوں رد نہیں کرینگے کیونکہ ہماری دلی خواہش ہے کہ کسی طرح سے قرآن شریف کی تبلیغ کل دنیا میں ہو جاوے۔ مگر محض ڈینگ مار دینے سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ آپ فرماویں کہ کونسی آپ نے قرآن شریف کی خدمت ادا کی اور کیا اسلام کو فائدہ پہونچایا یا کونسی جماعت ابدال کی پیدا کی جسکو قرآن شریف سکہایا اور اس پر عامل بنایا ہو۔ یا کونسا حفاظت یا اشاعت القرآن کا کام کیا مخالفوں کو کونسا قرآن شریف کا ثبوت دیا حفاظت پر۔ کونسے آرٹیکل لکھے مخالفین اسلام کی کونسی نکتہ چینیوں کا جواب لکہا۔ اگر کچھ خامہ فرسائی کی بھی تو دور از کار قربانی پر جو مضمون لکہا گویا وقت گذاری کی خطنہ پر تو آپنے زمین و آسمان کے قلابے ہی ملا دیئے۔ کیوں نہ ہو۔ نکالنا جو قرآن شریف سے ہوا کیونکہ اہل القران جو ہوئے

اشاعت القرآن کا نام سنکر ہمیں خوش ہوا تھا اور شکر بجالایا تھا۔ لیکن آہ صد آہ یہ دیکھکر کہ پرچہ اور فرقہ صد درجہ کی افراط تفریط کے عذاب میں گرفتار ہے سخت صدمہ ہوا۔ کہ یہ بھی اسلام کو کہا جانے والا کیڑہ ہے اور مثل شیعہ

معتزلہ کا یہ فرقہ بھی احادیث نبوی سے بغض رکھنے والا ہے اور یہ بھی ویسے ہی ایک تھیلی کے بٹے ہیں۔

اب ہم اپنے مضمون کو دعا سے ختم کرتے ہیں اللھم اھدنا فیمن ھدیت وعافنا فیمن عافیت وتولنا فیمن تولیت وبارک لنا فیما اعطیت وقنا شر ما قضیت فانک تقضی ولا یقضی علیک انہ لا یذل من والیت ولا یعز من عادیت تبارکت ربنا وتعالیت۔ اللھم اید الاسلام والمسلمین بالامام الحکم العادل اللھم انصر من نصر دین محمد واخذل من خذل دین محمد اللھم انا نعوذ بک من ھمزات الشیطن ونفخہ ونفثہ واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین والصلوۃ والسلام علی رسولہ محمد وعلی الہ واصحابہ واھل بیتہ واھل طاعتہ وخلفائہ اجمعین برحمتک یا ارحم الرحمین۔ آمین

احقر الناس کمترین خلائق محب الرحمن احمدی الحنفی آف
حاجی پور از سمرالہ ضلع لدھیانہ

تصحیح۔

رسالہ نمبر ۸ کے صفحات بجائے ۱۸۵ لغایت ۲۲۴ کے ۲۸۵ لغایت ۳۲۴ ہیں۔ احباب اپنے اپنے رسالوں کو درست کرلیں۔

منیجر

رسیدات زر بابت ماہ شعبان ۱۳۲۷ہجری

ابوالحمید صاحب حیدرآباد قیمت رسالہ عہ — ابوالحمید صاحب صدر آبادی چندہ دارالکتب احمدیہ صمہ

۷۲۹ - امام الدین صاحب ″ عصہ — ڈاکٹر یعقوب خان صاحب ″ صمہ

۵ - منشی عمرالدین صاحب ″ سے — عنایت اللہ صاحب انسپکٹر ″ عا

شیخ نظام الدین صاحب کورٹ انسپکٹر چندہ دارالکتب احمدیہ صمہ — اسمٰعیل آدم عہ

۷۶۶ محمد تقی صاحب قیمت رسالہ عا

شیخ غلام حیدر انسپکٹر پولیس صمہ — جماعت پشاور چندہ دارالکتب احمدیہ عا

۳۳۷ محمد علیخان - قیمت رسالہ عہ — امیر شاہ صاحب ″ صمہ

بابو عبدالحق صاحب چندہ ممبری سے — میاں عبدالکریم صاحب - قیمت رسالہ عصہ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۶۴

اشتہار دینے والے اصحاب کے لئے

ایک نادر موقعہ

ہمارا ارادہ ہے کہ دسمبر ۱۹۰۹ء کا پرچہ پانچ ہزار کی تعداد میں شایع کیا جاوے اور بہت سے لوگوں میں نمونہ کے طور پر مفت تقسیم کیا جاوے۔ اس لیے جو اصحاب اس رسالہ میں اپنے اشتہارات چھپوانا چاہیں۔ وہ بہت جلدی منیجر تشحیذ الاذہان کو اطلاع دیں +

یاد رہے کہ یہ رسالہ چار لاکھ کی جماعت کا مذہبی آرگن ہونیکی وجہ سے اشتہارات کے لیے خاص طور پر مفید ہو سکتا ہے۔

شرح اشتہارات حسب ذیل ہے

پورا صفحہ کے لیے	عـہ۱/
نصف صفحہ کے لیے	لعہ
چوتہائی صفحہ کے لیے	صمہ
فی سطر " "	عہ

نوٹ۔ رسالہ $\frac{22 \times 18}{8}$ پر چھپتا ہے +

منیجر رسالہ تشحیذ الاذہان قادیان ضلع گورداسپور

[illegible]

[illegible]

مطبع میگزین میں باہتمام منیجر صاحب کے چھپا